مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل مہتمم شایع ہوا

ملفوظات حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام

ذیابیطس کی مرض کا ذکر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سے مجھے سخت تکلیف تھی ڈاکٹروں نے اسمیں شیرینی کو سخت مضر بتلایا ہے آج میں اسپر غور کر رہا تھا تو خیال آیا کہ بازار میں جو شکر وغیرہ ہوتی ہے اُسے تو اکثر ناسق فاجر لوگ بناتے ہیں اگر اس سے ضرر ہوتا ہو تو تعجب کی بات نہیں مگر عسل (شہد) تو خدا کی وحی سے طیار ہوا ہے اسلئے اسکی خاصیت دوسری شیرینیوں کی سی ہرگز ہوگی اگر یہ انکی طرح ہوتا تو پھر سب شیرینی کی نسبت شِفَاءٌ لِلنَّاسِ فرمایا جاتا۔ مگر اسمیں صرف عسل ہی کو خاص کیا ہے۔ پس یہ خصوصیت اسکے نفع پر دلیل ہے اور چونکہ اسکی طیاری بذریعہ وحی کے ہے اسلئے مکھی جو پھولوں سے رس چوستی ہوگی تو ضرور مفید اجزا کو ہی لیتی ہوگی اس خیال سے میں نے تھوڑا سا شہد میں تھوڑا ملا کر اُسے پیا۔ تو تھوڑی دیر کے بعد مجھے بہت فائدہ حاصل ہوا۔ حتے کہ میں نے چلنے پھرنے کے قابل اپنے آپکو پایا اور پھر گھر کے آدمیوں کو سیر باغ تک چلا گیا اور وہاں دس رکعت اشراق نماز کی ادا کیں ؛

خدا تعالےٰ کے ان صفات۔ رب۔ رحمٰن۔ رحیم۔ مالک یوم الدین پر توجہ کیجاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ کیا عجیب خدا ہے پھر جنکا رب ایسا ہو گیا وہ کبھی نامراد اور محروم رہ سکتا ہے ربوبیت کے لفظ سے یہ بھی سمجھ میں آتا ہے کہ دوسرے عالم میں بھی ربوبیت کام کرتی رہیگی۔

جہاں اسباب غیر مؤثر معلوم ہوں وہاں دعا سے کام لے۔

۲۳ نومبر ۱۹۰۴ء - بوقت ظہر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذیل کی رویا سنائی۔

میں نے ایک سفید تہ بند باندھا ہوا ہے مگر وہ بالکل سفید نہیں ہے کچھ کچھ میلا ہے۔ کہ اس اثنا میں مولوی صاحب نماز پڑہانے لگے ہیں اور انہوں نے سورہ الحمد جہر سے پڑہی ہے اور اُسکے بعد انہوں نے یہ پڑھا۔ **الطارق وما ادراك ما الطارق**

اسوقت مجھے یہی معلوم ہوا کہ یہ قرآن شریف میں سے ہی ہے۔

اسکے بعد الہام ہوا۔ **روز نقصان بر تو نیاید۔**

حضرت حکیم نور الدین صاحب اور مولوی عبد الکریم صاحب نے عرض کی بعض آریوں نے بہت ہی گندے کلمات قرآن شریف اور آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں لکھے ہیں۔ فرمایا کہ ہانڈی میں جب ابال آتا ہے تو پھر بہت جلدی بیٹھ جایا کرتا ہے۔ یہی حالت ان لوگوں کی ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ اسلام جیسا مذہب جسمیں خدا پیش کیا ہے۔ اس کے مقابل پر اور بھی کوئی خدا مانا جا سکتا۔ اسلام کا خدا اکل کمالات کا مالک ہے۔ اور جبکہ روح اور اُسکے خواص سب خود بخود ہیں تو وہ خدا کو کہہ سکتی ہے کہ تیرا مجھپر کیا حق ہے جو تو مجھے کسی قسم کی سزا دیسکے خدا شناسی میں ان لوگوں کی حالت ہزاروں سے گئی ہے اور نیوگ میں تو کنجروں کو مات کر دیا ہے

انہوں نے ہر ایک بات پر اعتراض کا ٹھیکہ لے لیا ہے حالانکہ ایک عارف آدمی اسبات کا ہرگز قائل نہ ہوگا کہ کل اسرار الوہیت کو کوئی سمجھ سکے مثلاً اسقدر جو مخلوقات موجود ہے اور قسم قسم کے پتھر۔ بوٹیاں اور اشیاء ہیں کیا کوئی دعوے کر سکتا ہے کہ میں نے ہر ایک کے خواص پر احاطہ کر لیا ہے اور جو کچھ میں نے معلوم کیا ہے اس سے بڑھکر اب اور کوئی حکمت الٰہی اسمیں ہرگز نہیں ہے اس لئے حق کے طالب کو چاہئے کہ وہ بات جس سے ایمان وابستہ ہوتا ہے اختیار کرے اور اُسے سمجھے اور دوسری باتوں کیلئے اپنی ناقص عقل کو تسلیم کرے جوں جوں خدا تعالیٰ بصیرت دیگا توں توں اس کا علم بڑھیگا یہ نادانی ہے کہ انسان کے جسم کے اندر جسقدر قوا ہیں اُنکی حکمت اور خواص پر تو نظر نہ کیجاوے اور بالوں کے پیدا ہونے یا اور اس قسم کی باتوں پر اعتراض کیا جاوے

کلمات طیبات حضرت امام آخر الزمان علیہ السلام

سیالکوٹ سے واپس ہوتے ہوئے حضرت اقدس نے معہ ہمراہیاں سفر کے رات کو بٹالہ میں قیام فرمایا تھا بٹالہ کی احمدی جماعت نے اس موقعہ پر حسن خدمات کا فخر اول مرتبہ حاصل کیا۔ زیر اہتمام قاضی نعمت علی صاحب احمدی اور چند دیگر احباب ریلوے ٹرین سے اترتے ہی چاء اور عمدہ کھانا طیار ملا۔ چارپائی اور مکان کا انتظام جو ریلوے سٹیشن کے متصل سرائے میں کیا گیا تھا نہایت عمدہ تھا جس سے کسی قسم کی تکلیف کی مہمانوں کو نہیں ہوئی افسوس ہے کہ یہ خبر سیالکوٹ کے حالات قلمبند کرتے ہوئے رہ گئی۔

۲۰ نومبر ۱۹۰۴ء - ایک شخص کیطرف سے رقعہ پیش کیا گیا کہ یہ مولوی صاحب ہیں اور ان کا لڑکا فوت ہو گیا ہے انکو ہستی باری پر شبہات پیدا ہو گئے ہیں یہ اپنی اصلاح کی تدبیر دریافت کرتے ہیں فرمایا انکی بیقراری کو اللہ تعالیٰ دور کرے دیکھو اگر کسی شخص کے سامنے دو بچے ہوں ایک تو کسی اجنبی کا ہو اور دوسرا اُسکا اپنا پیارا۔ تو کیا وہ اس اجنبی بچہ کیخاطر اپنے بچہ سے محبت چھوڑ دیگا نہیں۔ بلکہ ہرگز نہیں۔ پس جبکہ انسان مسلمان کہلاتا ہے جس کے معنے ہیں بالکل خدا کا ہو جانا اور کسی حالت میں اس سے بیوفائی نہ کرنا پھر اولاد کے حق میں خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ فَاحْذَرُوْهُمْ کہ مال اور اولاد ہشیار رہو دشمن ہیں ان سے ڈرتے رہو کیونکہ اگر ان سے غافل رہے تو ممکن ہے کہ نافرمانی ہو پیر قدر ہو جاوے۔ مدد کا زہر۔ چور یا ڈاکو بن جاوے سے مرجاوے تو پھر ویسے ابتلا آجاتا ہے پس ہر حالت میں موجب فتنہ اور فساد ہوتی ہے مگر جب مومن کو خدا سے تعلق ہوتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے کہ اگر یہ بچہ مر گیا ہے تو کیا ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے جو حکم دیا ہے۔ مانسخ من آیات او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا۔ دیکھو آنحضرت کے ۱۲ بچے فوت ہوئے۔ ایمان تو وہ ہوتا ہے جسمیں لغزش نہ ہو اور ایسے ایمان والا خدا کو بہت محبوب ہوتا ہے ہاں اگر بچہ خدا سے زیادہ محبوب ہے تو میں نہیں سمجھ سکتا کہ ایسا شخص خدا پر ایمان کا دعوے کر سکے اور وہ کیوں ایسا دعوے کرتا ہے۔ ہم نہیں جان سکتے کہ ہماری اولادیں کیسی ہونگی صالح ہونگی۔ یا بدمعاش۔ اور نہ ان کے ہمپر کوئی احسان ہیں اور خدا کے تو ہمپر لاکھوں لاکھ احسان ہیں پس سخت ظالم ہے وہ شخص کہ اس خدا سے تعلق توڑ کر اولاد کیطرف تعلق لگاتا ہے۔ ہاں خدا کے حقوق کے ساتھ مخلوق کے حقوق کا بھی خیال رکھو اگر خدا پر تمہارا کامل ایمان ہو تو پھر تو تمہارا یہ مذہب ہونا چاہئے کہ ہر چہ از دوست میرسد نیکوست۔ اور اس ایمان والے کے شیطان قریب بھی نہیں آتا وہ بھی تو وہاں ہی آجاتا ہے جہاں اسکو تھوڑی سی بھی گنجائش ملجاتی ہے جب خدا کو مقدم رکھا جائے تو برکات کا نزول ہوتا ہے ہر ایک دوست سے اگر تم ادنے باتوں میں بے عہدی اور جھوٹ اور عہدشکنی سے کام لو تو وہ تمہیں کبھی نہیں رکھیگا پھر وہ تو رب العالمین اور احکم الحاکمین اور رب العزت ہے وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ یعنے ثمرات سے مراد اولاد ہے۔ اور یہ خدا کیطرف سے ابتلا ہوتے ہیں اور یہی انسان کا امتحان ہوتا ہے ہاں یہ باتیں اور کامل ایمان حاصل ہوتا ہے۔ توبہ استغفار ہے اسکی کثرت کرو اور رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ پڑھا کرو۔ اور اسکی کثرت کرو خدا تعالےٰ نے نعم البدل عطا کریگا۔ خدا کا دامن نہ چھوڑنیوالا گنہگار ہو کر بھی بخشا جاتا ہے۔ ہاں تعلق توڑنا بری بات ہے اور یہ زہر قاتل ہے پس توبہ استغفار کرو۔ اور نمازوں میں دعائیں کرتے رہو۔ اللہ تعالےٰ تمہارا آ[illegible]

درخواست دعا - ہمارے دوست مفتی محمد صادق صاحب سپرنٹنڈنٹ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ایک عرصہ سے عارضہ تپ میں مبتلا ہیں پیشتر سے کچھ تخفیف ہے۔ مگر درخواست ہے۔ کہ ان کیلئے دعا فرمائی جاوے کہ اللہ تعالیٰ صحت کامل عطا کرے۔

[illegible] محمد علی خان صاحب کے ہاں [illegible] ابتلا وں کا نشانہ ہونیکی خبر دیکر [illegible] کیلئے بھی احباب دعا فرماکر عند اللہ ماجور ہوں۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک مومن جو دعا دوسرے کیلئے کرتا ہے خدا اسی کیلئے [illegible] وہ دعا اسے عطا کرتا ہے۔

غیر احمدی کے پیچھے نماز کی نسبت صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ کرو۔

۲۹ نومبر ۱۹۰۴ء

نماز کے متعلق ایک اور ضروری مسئلہ

جب انسان نماز ادا کر رہا ہوتا ہے۔ تو بعض اوقات اس قسم کے حادثات پیش آتے ہیں جس سے کسی دوسرے کی جان یا خود اپنی جان کا اندیشہ یا کوئی اور نقصان عظیم الشان جس کا اثر انسان کے دین پر پڑتا ہو جانے کا احتمال ہو تو ایسی صورت میں انسان کیا کرے۔ یہ امر ذیل کے استفسار اور اس کے جواب سے واضح ہوگا۔ استفسار میرے ایک دوست ڈاکٹر محمد علی خان صاحب نے افریقہ سے کیا ہے جبکہ خود ہسپتال میں ایک ایسا واقعہ ہوا اور مسئلہ کی عدم واقفیت کی وجہ سے ایک شخص کو اسکی ملازمت سے موقوف ہونا پڑا خدا تعالیٰ اس بیچارے کو نیک اجر دے اگرچہ اسکو علم نہ تھا مگر نیت اسکی الٰہی احکام کی تعظیم کی تھی۔

وہ استفسار اور جواب یہ ہے

کہ اگر ایک احمدی بھائی نماز پڑھ رہا ہو۔ اور باہر سے اُسکا افسر آجاوے۔ اور دروازہ کو ہلا ہلا کر اور ٹھونک ٹھونک کر پکارے اور دفتر یا دوائی خانہ کی چابی مانگے تو ایسے وقت میں اُسے کیا کرنا چاہیئے اسی وجہ سے ایک شخص نوکری سے محروم ہو کر ہندوستان واپس کیا گیا ہے۔

جواب ۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ ایسی صورت میں ضروری تھا کہ وہ دروازہ کھولکر چابی افسر کو دیدیتا (یہ ہسپتال کا واقعہ ہے اسلئے فرمایا) کیونکہ اگر اسکے التوا سے کسی آدمی کی جان چلی جاوے تو یہ سخت معصیت ہوگی۔ احادیث میں آیا ہے کہ نماز میں چلکر دروازہ کھولدیا جاوے تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی ایسے ہی اگر لڑکے کو کسی خطرہ کا اندیشہ ہو یا کسی موذی جانور سے جو نظر پڑتا ہو ضرر پہونچتا ہو۔ تو لڑکے کو بچانا اور جانور کو ماردینا اس حال میں کہ نماز پڑھ رہا ہے گناہ نہیں ہے اور نماز فاسد نہیں ہوتی۔ بلکہ بعضوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ گھوڑا اگر کھل گیا ہو تو اُسے باندھ دینا بھی مفسد نماز نہیں ہے۔ کیونکہ وقت کے اندر نماز تو پھر بھی پڑھ سکتا ہے۔

نوٹ ۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ اشد ضرورتوں کے لئے نازک مواقع پر یہ حکم ہے یہ نہیں کہ ہر ایک قسم کی رفع حاجت کو مقدم رکھکر نماز کی پرواہ نہ کیجاوے اور اسے بازیچۂ طفلاں بنادیا جاوے ورنہ نماز میں اشتغال کی سخت ممانعت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر ایک دل اور نیت کو بخوبی جانتا ہے

مقدمے کے متعلق

مقدمہ کے متعلق اپیل نے دائر ہونے کی خبر پہلے لکھ چکے ہیں ۲۹ نومبر ۱۹۰۴ء پیشی کیلئے تاریخ مقرر تھی مگر جناب سشن جج صاحب نے دو تاریخ اپیل کی ملتوی کر کے تاریخ مقررہ پر کچھ نہ فیصلہ کردیا اور ۶ جنوری ۱۹۰۵ء کی تاریخ مقرر کر کے نوٹس جاری ہو گیا کہ ۶ جنوری کو مقدمہ لنٹارہ پیش ہوگا۔ [illegible]

حالات جلسہ سیالکوٹ

کچھ تو بیماری اور بعض دیگر مجبوریوں کیوجہ سے میں حضرۃ اقدس کے ہمراہ سیالکوٹ نہ جا سکا تھا اور جن ایام میں پہونچا تو بھی بیمار ہی تھا۔ اسلئے مفصل احوال کو قلمبند اور نوٹ نہ کرسکا یہ حالات چونکہ ہمعصر الحکم نے بسط سے لکھے ہیں اس لئے اُسکے بعض بعض حصے ایسی ناظرین کیلئے جنکے پاس الحکم نہیں جاتا درج کئے جاتے ہیں۔

حضرت کا جلوس | یوں تو کل یوم ھو فی شان۔

ہوتا ہی ہے مگر ۲ نومبر ۱۹۰۴ء کی صبح سیالکوٹ میں عجیب و غریب صبح تھی جو لا انتہا برکات اور ساتھ ہی لعنت کو لئے ہوئے اہل سیالکوٹ کیواسطے آئی تھی سعادتمند دل خدا ترسوں نیکدل راستی اور سلامتی کے فرزندوں کے واسطے برکات کا تحفہ پیش کر رہی تھی دشمنان حق اور خدا تعالیٰ کے سرکشوں اس کے ماموروں کے دشمنوں کیلئے ان کے حسب حال بُرا نتیجہ پیش کرنیوالی تھی آج وہ دن تھا کہ حضرۃ حجۃ اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام لیکچر گاہ کو جانیوالے تھے اور خدا تعالیٰ کے تازہ فضلوں اور انعامات کو پیش کرنیوالی تھی۔ اسلئے صبح ہی سے بازار کی دو رویہ دکانیں بام و در جدہر نظر اٹھاؤ آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے مخالف ملاں جسقدر وعظ کہکر لوگوں کو زیارت سے روکتے تھے اُسیقدر زور کیساتھ لوگ ادہر آرہے تھے قریباً ساڑھے چھ بجے اعلیٰ حضرت اپنے ایوان سے نیچے اُترے۔ ملاقات کرنیوالے ایکدوسرے پر گرے پڑتے تھے آخر یہ انتظام کیا گیا کہ اسوقت مصافحہ کرنیوالوں کو روکدیا جاوے۔ حضرت ابھی مکان سے اترے نہ تھے کہ ایک شخص میاں نیاز علی نام نے حضرت میر حکیم حسام الدین صاحب کے توسط سے نہایت عجز و الحاح سے عرض کیا کہ حضور جب لیکچر گاہ کو تشریف لے چلیں تو میرے گھر میں قدم ضرور رکھدیں تاکہ آپ کا مبارک قدم میرے گھر میں برکات کا موجب ہو یہ حسن ارادت و عقیدت حضرت اقدس کو اس کے گھر لے گیا اور دو تین منٹ اس کے گھر میں ٹھہر کر حضرت تشریف لے آئے

روانگی لیکچر گاہ کو | اور اپنی گاڑی میں تشریف فرما ہوئے آپ کے ہمراہ حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب بیٹھے ہوئے تھے بازار میں گاڑیوں کا اچھا خاصہ سلسلہ تھا قریباً پندرہ سولہ گاڑیاں یکے بعد دیگرے کھڑی تھیں۔

مسیح اور مسیح موعود | اس نظارہ کو دیکھکر ہمیں غربت یسوع ناصری یاد آ گیا۔ جو نہایت حسرت بھرے لہجے میں کہتا ہے۔

آہ! لومڑیوں کے لئے ماندیں اور ہوائی پرندوں کے لئے بسیرے مگر ابن آدم کو جگہ نہیں کہ اپنا سر دہرے یہ الفاظ یا اسی کے ہم معنی الفاظ کیسے شکستہ خاطر اور گمنام شخص کی حالت کو ظاہر کرتے ہیں بر خلاف اس کے خدا کا یہ برگزیدہ مسیح موعود عجیب خداداد شان اور شوکت کیساتھ جلوہ گر ہوا ہے وہ گمنام تھا۔ لیکن ان کا نام آفاق میں پھیلایا گیا اُسکے موافق جو خدا نے اُسے کہا کہ میں تیرا نام آفاق میں پھیلاؤنگا وہ تنہا تھا لیکن لاکھوں انسانوں کو اس کا قادر خدا کھینچ کر اسکے قدموں پر نزندہ کرنیکے لئے لے آیا۔ اسی کے موافق جو پہلے سے کہا تھا۔ کہ یاتون من کل فج عمیق ﴿ و یاتیک من کل فج عمیق ﴿ انہیں باتوں کو مدنظر رکھکر اور دوسرے وجوہات فضیلت کو دیکھکر ہم کہتے ہیں کہ خدا کے جری کو سزاوار ہے اور فی الحقیقت سزاوار ہے جو کہے

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے

اس دو رویہ انسانوں کی سڑک میں یہ جلوس گذرا لوگ گاڑیکے ساتھ بھاگے جاتے تھے اور ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے کچھ عجب نہیں کہ کوئی بیچارے مجروح ہوئے ہوں مگر یہ عجیب کشش اور جذب تھا کہ ایسی حالت میں بھی لوگوں کو کھینچے لئے جاتا تھا دوکانیں اس روز جلسہ میں شریک ہونے کی خوشی یا شوق کیوجہ سے بند تھیں اور وہاں آدمی ہی آدمی کھڑے نظر آتے تھے۔

پھر لیکچر گاہ | یہ سارا جلوس لیکچر گاہ میں داخل ہوگیا۔ اسوقت لوگوں کا اضطراب اور کشمکش بھی عجیب لطف بخش تھی ہر شخص کوشش کرتا تھا کہ میں ایسی جگہ پر بیٹھوں جو قریب تر ہو جہاں سے وہ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ ماموراور معزز لیکچر پڑھنے والے کو دیکھ سکے خدا تعالیٰ کی عجیب قدرت ہے کہ وہ دونو اسی سرزمین سیالکوٹ میں اپنی عمر کا نمایاں حصہ بلکہ وہ حصہ جو عنفوان شباب کا حصہ کہلاتا ہے گذار چکے تھے۔ یعنے حضرت اقدس مسیح موعود بھی سیالکوٹ میں چوتھائی صدی بیشتر کے قریب رہ چکے تھے اور حضرۃ مولانا مولوی عبدالکریم صاحب تو خاص سیالکوٹ کے باشندے اور وہیں کے رہنے والے ہیں حاضرین اور باشندگان سیالکوٹ کی نگاہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی عزت اور تکریم تو بہرحال ہونی ہی تھی مگر سیالکوٹ میں مولوی عبدالکریم صاحب بھی خاص عزت اور تکریم کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں جو مولوی صاحب کی پاک سیرت کا عُمدہ گواہ ہے۔

پھر ہم اصل مطلب کی طرف رجوع کر کے کہتے ہیں کہ ہر شخص چاہتا تھا کہ وہ نمایاں جگہ حاصل کروں اور جہاں تک جس سے ممکن ہوا وہ اپنے اس مقصد میں کوشش کرتا رہا۔

حضرۃ اقدس لیکچر گاہ میں

جیسا کہ ابھی ہم نے اوپر بیان کیا ہے لکڑی کے پلیٹ فارم پر ایک نمایاں جگہ پر ایک کرسی بچھی ہوئی تھی جس پر اعلیٰ حضرۃ حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ... جبہ پہنے ہوئے جلوہ افروز تھے آپ کا ... چہرہ ... کا علمی سبق دینے والی آنکھیں ناظرین اور سامعین کو اپنی طرف خصوصیت سے متوجہ کر رہی تھیں آپ کی شکل و شباہت انبیاء بنی اسرائیل کا سا نمونہ دکھا رہی تھی۔ غرض حضور علیہ اس شان سے جلوہ افروز تھے کہ ہمارا قلم اُسے ادا نہیں کر سکتا۔ دل بے اختیار آپ کیطرف کھینچے جاتے تھے۔ ہم اپنی اندرونی کیفیت کا ذکر کر سکتے ہیں کہ اسوقت خواہ مخواہ نیکی۔ خدا ترسی۔ نوع انسان کی خدمت کے خیالات موجزن تھے جس سے ہم اس نتیجہ پر پہونچے کہ خدا تعالیٰ کے ملائکہ اس وقت پاک تحریک کرنے میں مصروف ہیں اور ان ملائکہ کے نزول کا باعث یہی خدا رسیدہ بزرگ تھا۔

حضور کے ساتھ ہی کرسی پر حضرت حکیم الامت اور آپ کیساتھ ہی ایک میز کے سامنے حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب تشریف فرما تھے۔

جلسہ کی کارروائی کا آغاز

چاروں طرف قدرتی طور پر سناٹا اور خاموشی تھی کہ یکایک اس مہر خاموشی کو ایک معزز بیرسٹر نے توڑا ایسے کھڑے ہو کر فرمایا۔

میں اس جلسہ کے لئے جناب مولانا مولوی
حکیم نورالدین صاحب کو پریسیڈنٹ ہونے
کیلئے پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں۔ کہ
آپ سب صاحب منظور کریں گے

اس تجویز کے جو لعبد میں ہمیں معلوم ہوا کہ جناب مسٹر فضل حسین بیرسٹر ایٹ لا نے کی تھی تائید ہوئی اور حضرت حکیم الامۃ افتتاحی تقریر پر کھڑے ہوئے۔

حکیم الامۃ کی افتتاحی تقریر

ہز ہائینس مہاراجہ جموں و کشمیر کی سرائے میں منعقد ہوئے آج کے جلسہ نے جب حضرت حکیم الامت کو افتتاحی تقریر کیلئے کھڑے ہوتے دیکھا تو کچھ بھی تعجب نہیں کہ **الیسوسی ایشن آف آئیڈیاز** نے حکیم الامۃ کی اس حالت کیطرف متوجہ کیا جب آپ ہز ہائینس **مہاراجہ جموں و کشمیر** کے خاندان کے خاص طبیب تھے اور ایک ممتاز عہدہ دار رہتے وہی شخص آج محض خدا کے لئے اور **صرف خدا ہی** کیلئے درویشانہ (ایسی درویشی پر ہزار کل سلطنتیں نثار ہوں) حالت میں کھڑا ہوتا ہے اور پبلک کو سنائے جانے والے لیکچر کے لئے اپنی افتتاحی تقریر میں خطاب کرتا ہے۔

مولوی صاحب کا بجائے خود وجود حضرت **مسیح موعود کی** صداقت پر ایک **زندہ** لیکچر تھا اور یوں آپ کی صداقت پر یہ تین ... دلیل تھی یعنی پہلی دلیل تو وہ جذب و کشش تھا جو حضرت اقدس کی زیارت کیلئے عوام میں پیدا ہو گیا تھا اور دوسری دلیل مخالفین کی حالت اور تیسری دلیل خود اعلیٰ حضرت کا **وجود مبارک** اور چوتھی دلیل حکیم الامۃ کا اپنا وجود عبدالکریم صاحب کا نام لیکچر کے اشتہار میں بھی عام طور پر دیا گیا تھا۔ یہ واقعات چونکہ ایک پاک تاریخ کا جزو بننے والے ہیں اس لئے ان پر پوری روشنی ڈالنا اور جو جو نتائج حقہ ان سے نکل سکتے ہیں ان کو پیش نہ کرنا لکھنے والی کی خطرناک اور ناقابل عفو فروگذاشت کے مرتکب ٹھیریں گے اس لئے ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ کسی قدر تفصیل سے بحث کریں۔

جن لوگوں کو عام لیکچروں کے سننے کا موقع ملا ہو۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ لیکچر کی اغراض کو پورا کرنے کیلئے کیا کیا طریق اختیار کئے جاتے ہیں۔ سب سے اول لیکچرار وہ تجویز کیا جاتا ہے۔ جو قوم کا مشارٌ الیہ ہو اپنی علم و فضل اور زبان پر پوری حکومت اور قادر الکلامی کے علاوہ وسیع معلومات رکھتا ہو اور جہاں تک ممکن ہو سننے والوں کے مذاق سے آشنا ہو۔ اپنے مطالب کو فصاحت بلاغت سے ادا کر سکے۔ پھر اس کے لیکچر کے لئے اشتہار دینے والے وہ شخص ہوں جن کا پبلک میں عام رسوخ ہو اور پھر مقام وہ پسند کیا جاتا ہے۔ جو عام گذرگاہ کے موقعہ پر ہو غرض ان امور کا پورا لحاظ رکھا جاتا ہے۔

اب اس مقام پر ہمارے ناظرین ذرا غور کریں اسمیں تو کوئی شبہ اور کلام نہیں کہ لیکچر ایسے عظیم الشان انسان کیطرف سے تھا جو دنیا میں **غیر معمولی شہرت** رکھتا تھا لیکن جب سننے والوں کو یہ معلوم ہو کہ اس لیکچر کی پڑھنے والا وہ خود نہیں ہے تو عام قاعدہ کے موافق انہیں مایوس ہو جانا چاہئے تھا۔ لیکن سیالکوٹ جیسے شہر میں جو مولوی عبدالکریم صاحب کی **زادبوم** ہے جہاں انہوں نے اپنی عمر کا بہت بڑا حصہ گذارا ہے۔ اگر وہ وہاں کی پبلک میں ایک وقیع اور ممتاز انسان نہ ہوتا اور اپنے تقوے اور نیک چلنی کیوجہ سے خاص امتیاز حاصل نہ کر چکا ہوتا۔ تو ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ناممکن تھا لوگ اسطرف اسقدر توجہ کرتے۔ حضرت مولوی صاحب کا نام اہالیان شہر کی کشش کیلئے ایک ضمانت تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے مولوی صاحب کو وہ زبان اور فصاحت عطا کی ہے کہ دوسرے کو اسوقت تک ہماری جماعت میں یہ فضل نہیں ملا ہم نے حضرت حکیم الامت سے بلا واسطہ خود سنا ہے انہوں نے فرمایا سچ تو یہ ہے کہ **یہ شخص بڑی ترقی** کر رہا ہے اور **مجھ سے بڑھ گیا ہے** حکیم الامۃ کا پایہ اور رتبہ اپنے رنگ میں سب سے افضل اور اعلیٰ ہے

مگر این گلے را رنگ و بوئے دیگر ست حضرت اقدس کی زبان مولوی عبدالکریم ہی کے منہ میں سجتی ہے یہی وجہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے تبھی اُسے حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان پر **مسلمانوں کا لیڈر فرمایا**۔ آج تک جسقدر جلسوں میں حضرت اقدس کا کوئی تحریری مضمون پڑھا گیا۔ اسکے پڑھنے والا یہی شخص تھا جلسہ مذاہب میں اسلام کی فلاسفی والا مضمون پڑھنے والا یہی تھا لاہور کا پچھلا لیکچر بھی اسی نے پڑھا اس سے بھی دور پیچھے ۱۸۹۳ء میں آتھم کیساتھ جب مباحثہ ہوا اسوقت بھی پڑھنے والا یہی تھا۔ اور یہ لیکچر بھی اسی نے پڑھا۔

یہ سعادت یہ فخر خدا تعالیٰ نے مولوی عبدالکریم صاحب کیلئے رکھا ہے۔ اور دوسرے کو اسوقت تک اس میں شریک نہیں کیا۔ ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

سناتن دھرم گزٹ لاہور

کرمک پروانہ راچوں موت می آید فراز
مے فتد بر شمع سوزاں ازرہ شوخی وناز

جب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے وحی پا کر حضرت سری کرشن علیہ السلام کے اوتار ہونیکا دعویٰ کیا ہے تب سے ہم دیکھتے ہیں کہ سناتن دہرم ہندوؤں میں بھی ایک جوش بے تمیزی پیدا ہو گیا ہے اسکا پتہ ہمیں لاہور کے سناتن دہرم گزٹ سے ملا ہے جس نے ڈوموں اور نقالوں کیطرح اپنے خریداروں کو خوش کرنیکے لئے کلام کا پیرایہ اختیار کیا ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ اس موقع پر جبکہ علمی باتوں اور لیاقتوں اور تحقیقاتوں کا وقت تھا گزٹ صاحب کو کیا سوجھی کیا اسکا خیال ہے کہ وہ اس قسم کے اوباشانہ تحریروں سے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ کارخانہ کو توڑ دیگا۔ ہرگز نہیں اس قسم کی تحریروں سے سوائے اسکے کہ اسکی طینت کی ناپاکی ظاہر اور کیا معلوم ہو سکتا ہے۔

جس حالت میں کہ سناتن دہرم لوگ بھی اس زمانہ کو ایک کلجگ زمانہ قرار دیتے ہیں اور ایک بڑے اوتار کے منتظر ہیں تو ایسے وقت میں حضرت مرزا صاحب کا خود کو کرشن اوتار قرار دینا کونسی بے محل بات تھی جس پر سناتن دہرم گزٹ جامہ سے باہر ہوا جاتا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کے اس دعوے پر اگر اسے اعتراض تھا تو اسکی شان کے یہ شایاں تھا کہ وہ اپنی معتبرہ کتب کے حوالے سے استدلال کا طریق اختیار کرتا اور بتلاتا کہ فلاں فلاں وجوہات پر یہ دعوے ہمارے نزدیک قابل تسلیم نہیں ہے اور سری کرشن اوتار کے لئے فلاں فلاں قسم کے نشانات اور علامات کا بیرونی اور اندرونی طور پر موجود اور ظاہر ہونا ضروری ہے۔ یہ ایک معقول پیرایہ تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

(از مفتی محمد صادق)

سب تعریف اور شکر اللہ کے لئے ہے جس نے انسان کو شیطانی مغالطات سے محفوظ رکھا ہے اور راہِ مستقیم پر اسکو چلا کر ظلمات کی ٹھوکروں اور ہلاکتوں سے بچایا۔ دنیا میں جو تاریکی انسان نے اپنی غفلت سے اور بدکاری سے پھیلا رکھی تھی اس سے بچنا کسی کی طاقت میں نہ تھا۔ اگر خود خداوند عالم اپنے رحم کے تقاضا سے انسان کو آواز دیکر اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسکو سیدھی سڑک پر نہ ڈالدیتا۔ پھر صلوٰۃ ہو اور سلام ہو۔ اور رحمتیں ہوں اور برکتیں ہزاروں ہزار ان پاک اور معصوم وجودوں پر جنکو خدا نے اس قابل بنایا۔ کہ وہ اسکی آواز سنایں اور خلقت اور انکے رب کے درمیان صلح کرا دینے کا جوش ان کے دلوں میں ہو۔ اُدہر خلقت کو سمجھائیں اور سیدھے راہ پر لائیں اور ادہر خدا کے آگے روئیں اور گڑگڑائیں۔ بالخصوص اُس پاک مطہر مقدس۔ مزکی شفیع پر ہزاروں ہزار صلوٰۃ اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ کہ جو مخلوق الٰہی کی غمخواری میں اور اپنے خالق کی محبت میں ایسا گداختہ ہوا۔ کہ بجز قرآن مجید کی وحی کے اسکے لئے کوئی شے موجب تسکین نہ ہوئی اے خدا کے پیارے ہم قربان ہوں اور ہماری جانیں تجھپر اور تیری راہ پر اور تجھپر جو تیرے راہ کے مسافروں کو بھیڑیوں اور کتوں اور قزاقوں سے بچا نکلنے کے لئے آج سپاہی کیطرح کمربند ہوکر کھڑا ہوا ہے۔ اور ایسا کھڑا ہوا ہے کہ نہ اسے رات کو آرام کی نیند ہے اور نہ دن کو عیش کی زندگی وہ تیری محبت میں ایسا محو ہوا۔ کہ نہ اسے اپنے سر کی خبر رہی نہ پاؤں کی۔ ہاں یہی اسکی وہ نشانیاں تھیں جو تو نے پہلے سے بیان کی تھیں۔

پھر مبارک ہیں وے جو اس بہادر سپاہی ہاں بہادروں کے سردار کی حمایت اور نصرت میں کھڑے ہوئے۔ اَللّٰھُمَّ رَبِّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ وہ خدا کے ساتھ ہیں اور خدا انکے ساتھ ہے۔ وہ ستارے ہیں جو سورج سے روشنی لیتے ہیں اور اندھیری رات کے چراغ ہیں۔ اَللّٰھُمَّ رَبِّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ اٰمِین ثُمَّ اٰمِین یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن۔

اس تاریکی کے زمانے میں جب یہ خدا کے پیارے مخلوق الٰہی کو سیدھی راہ پر بلا رہے ہیں تو میرے دل میں جوش اٹھا کہ میں بھی انکی امداد کروں جو خود کمزور ہو وہ کسیکی کیا مدد کریگا۔ مگر ایسے پرجوش اور پرطاقت باہمت عالی حوصلہ۔ عالی دماغ اصحاب کے کارناموں کو اپنی آنکھوں کے سامنے پورا ہوتے دیکھکر یہ ہوس رہا کرتی تھی کہ میں بھی کچھ نہ کچھ کروں۔ اور میں بھی ان ہی کے قدموں کے نیچے بیٹھ رہوں میں کبھی لگا کچھ ہاتھ ہلانے اور کچھ آواز بلند دینے۔ بھلا اس چھوٹے سے ہاتھ اور باریک سی آواز سے کیا کر سکتا تھا۔ مگر خدا نے حضرت مسیح موعود کے ذریعے جو دنیا بھر کو تبلیغ پہنچائی تھی تو اسکے واسطے سامان بھی ایسے ہی مہیا کر دیئے۔ پس میرے ہاتھ اور آواز کو ڈاک نے ایسی مدد دی کہ میں گھر بیٹھے بیٹھے انگلستان۔ امریکہ اور جاپان تک جانے لگا اور کیا کر سکتا تھا۔ پھر دو باتوں کی رفتہ رفتہ عادت سمجھو۔ قوت سمجھو نشہ سمجھو۔ کچھ سمجھو۔ وہ کام آہستہ آہستہ کرنے لگا۔ ایک تو یہ کہ جہاں کہیں کوئی نیا فرقہ دیکھا۔ گمراہی کا کوئی خوفناک گڑھا پایا ضلالت کا کوئی ہولناک کنواں معلوم کیا۔ اُنکی خبر خدا کے مسیح کو دیدی۔ تاکہ وہ انکی دستگیری کیلئے توجہ کرے اور دوسرا یہ کہ جو ملا کسی نہ کسی بہانہ اُسکے کان میں کچھ اسلام اور اسلام کے بانی علیہ السلام اور اسلام کے موجودہ امام کی خبر ڈال آتا دی کسی نے گالی دی کسی نے برا منایا۔ کوئی ہنسکر خاموش ہو رہا۔ کسی نے خشک شکریہ میں ٹالا۔ کوئی تھوڑی دور ساتھ ہولیا۔ اور یہ سلسلہ حال رہا۔ پر میں اپنا کام کئے گیا یہاں تک کہ بعض رشید اور سعید ایسے نکلے جنہوں نے اس آواز کو قبول ہی کرلیا۔

اس کام کی ابتدا کوئی تین سال سے ہے اسکے واسطے بھی خرید اخبارات خرید کتب ڈاک اسٹیشنری وغیرہ کا خرچ درکار ہوا جس میں مجھے یہاں کے بعض دفاتر مثلاً میگزین اور خود حضرت مسیح علیہ السلام اور بعض دوستوں سے مدد ملتی رہی مثلاً کوئی عمدہ کتاب اس کام کے مفید وقت میسر آئی۔ تو دفتر میگزین نے خرید کردی یا حضرت نے خود ہی فرمایا کہ یہ کتاب منگالو۔ اسکی قیمت ہم دیں گے یا شیخ رحمت اللہ صاحب جیسے کسی دوست نے ولایتی کاغذ لفافے بھیجدیئے غرض اسطرح سے کام چلتا رہا۔ اور چل رہا ہے مگر کوئی نو ماہ کا عرصہ گذرا ہے۔ کہ ایک دوست بابو محمد الٰہی صاحب سب اسسٹنٹ لے آر کوہاٹ نے مجھے خط لکھا کہ میں بمعہ چند اور احباب کے آپ کو اس کام کیواسطے کچھ ماہوار چندہ دینا چاہتا ہوں۔ میں ڈرا کہ میرے واسطے ایسے چندہ کا اگرچہ وہ خفیف رقم ہی ہو لینا جائز ہوگا یا نہ ہوگا۔ اسواسطے میں نے بابو صاحب کو جواب لکھا کہ سر دست میں کوئی ماہوار چندہ نہیں لے سکتا۔ ہاں آپ کی تحریک پر میں اس امر کے متعلق استخارہ کرونگا۔ اور حضرت امام سے حکم طلب کرونگا پھر جو نتیجہ ہوگا۔ دیکھا جائیگا۔ اس کے بعد کوئی چھ ماہ تک مجھے ایسا موقعہ نہ ملا۔ کہ میں اس امر کیطرف توجہ اور استخارہ کرتا۔ چھ ماہ کے بعد مجھے ایک وقت میسر آیا۔ کہ میں نے دعا کی اور استخارہ کیا اور پھر حضرت امام علیہ السلام کیخدمت میں یہ سب باتیں عرض کیں اور یہ بھی دریافت کیا۔ کہ آیا اس کام کو میں جاری رکھوں یا نہ رکھوں۔ حضرت امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" میرے نزدیک جہاں تک کچھ وقت اور حرج واقعہ نہ ہو۔ اس کام میں کچھ مضائقہ نہیں موجب تبلیغ ہے۔ اور جو صاحب اس کام میں مدد دینا چاہیں وہ بے شک دیں۔ والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمدؐ۔

اسپر میں نے بابو محمد الٰہی صاحب کو اطلاع دی۔ جو رقم اس امر کے متعلق میرے پاس وقتاً فوقتاً آئیگی اسکی رسید کسی اخبار میں دیدیا کروں گا۔ اور ساتھ ہی میں نے ارادہ کیا ہے کہ آئندہ ہر ہفتہ میں بذریعہ کسی اخبار کے ایک رپورٹ اس کارروائی کی چھاپ دیا کروں تاکہ احباب کے واسطے ازدیاد ایمان اور معرفت معلومات ہو۔ چونکہ اس کام کے دو حصے ہیں یعنے غیر مذاہب کی تحقیقات اور اسلام کی تبلیغ۔ اسواسطے یہ مضامین تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام کی سرخی کے ذیل میں نکلا کریں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔ چنانچہ اس ہفتہ میں امریکہ کے ایک نومسلم انگریز کا خط آیا ہے جس کی پہلے ہم کو خبر بھی نہ تھی میں نے اسکا نام اور پتہ اور اس کے شرقی علوم سے واقف ہونے کی خبر ایک کتاب فروش کے اشتہار میں پڑھی تھی کیونکہ صاحب موصوف نے ایک کتاب پر اپنی رائے لکھی تھی۔ پس میں نے اسکو ایک خط لکھا۔ میں اپنے خط کے ترجمہ کو معہ جواب کے ترجمہ کے نیچے درج کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔

محمد صادق عفی عنہ۔۔۔۔

میرا خط بنام ڈاکٹر بیکر صاحب بمقام فلیڈلفیا

از قادیان ضلع گورداسپور۔ ملک ہند۔ مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۰۶ء

ڈیئر ڈاکٹر۔ اگر اتفاق کوئی شے ہے تو میں کہسکتا ہوں کہ صرف اتفاق سے مجھے یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ علوم مشرقیہ کے فاضل ہیں اور دنیا کی قریب ایک درجن زبانوں سے واقف ہیں دراصل میں تو اتفاق کا قائل نہیں کیونکہ میں تو یہی ایمان رکھتا ہوں۔ کہ سب کچھ خدا ئے قادر کی مرضی سے دنیا میں ہوتا ہے آپ ایک مشرقی علوم کے فاضل ہیں اور میں ایک مشرقی آدمی ہوں اور اسیواسطے میں آپ کو یہ خط لکھتا ہوں۔ کیونکہ مشرق کی ساری زبانوں سے میں بھی واقف ہوں جو بانیں آپکو لکھنا چاہتا ہوں۔ وہ مشرقی الہام اور مذہب۔ اور اصلاً تربیت کر لیکن بیشتر اسکے کہ میں کچھ لکھوں میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کے عقائد کیا ہیں۔ ہمارا مذہب یہ ہے کہ یسوع مسیح ایک انسان تھا۔ اور خدا کا نبی تھا۔ خدا واحد ہے تثلیث کوئی شے نہیں خدا کا کوئی بیٹا نہیں۔ سبکو نیک وبد اعمال کا بدلہ ملتا ہے کفارہ باطل ہے۔ خدا اپنے نبیوں رسولوں اور مسیحوں کو ہمیشہ مبعوث کرتا رہتا ہے جو خدا سے الہام پاکر دنیا کی اصلاح کرتے ہیں

ضروری اطلاع

اس اخبار کے ہمراہ ایک چٹھی اور ایک کارڈ سابقہ خریداروں کے لئے ارسال ہے چٹھی میں چند ضروری عرضداشتیں ہیں جو کہ ہر ایک کی توجہ کے لائق اور مالی نقصان کی تلافی کی تدبیر ہے جس کی شکایت بعض احباب نے بذریعہ خط کی تھی اور جسکی عام طور پر شکایت سنی جاتی تھی۔ جہاں تک میرا خیال ہے اس سے بڑھکر اور کیا صفائی معاملات میں ہو سکتی ہے۔ کہ ہم حتے الوسع لوگوں کے مال واپس کرنے کو طیار ہیں اس چٹھی کو بغور مطالعہ فرماکر کارڈ کے ذریعہ سے جواب دیا جاوے کیونکہ نیا سال اور نئے معاملات ہیں اس چٹھی میں ہم نے خریداروں کو ۳ طبقوں میں تقسیم کیا ہے۔ اور خاص قسم کے خریداروں کے لئے ایک بیش قیمت کتاب سالانہ نذر کرنی چاہی ہے اور یہ سب اس لئے ہے کہ کارخانہ کا مشاف مکمل ہوکر ہر ایک کی شکایت رفع ہو۔ دین کی خدمت احسن طور پر ہو ہمارا وجود بہ نسبت پیشتر کے زیادہ نافع الناس ہو سکے قرآن کریم اور آنحضرت صلعم کی شان جس جس طرح سے بذریعہ تقریروں وغیرہ کے ظاہر ہو رہی ہے۔ اور توحید کی عظمت کھل رہی ہے اور باطل پر موت آرہی ہے وہ سب احسن اور اکمل طور پر ضبط ہوکر محفوظ ہو سکے جس کے لئے کثیر اخراجات اور بڑے سٹاف کی ضرورت ہے امید ہے کہ جناب اس چٹھی کو مطالعہ فرماکر اس کار خیر میں حتے الوسع کارخانہ کے ممد و معاون ہر پہلو سے ثابت ہوں گے۔ اور سب توفیق اللہ تعالیٰ کو ہے اور اسی کے فضل سے سب کام چلتے ہیں۔

خطوط و کتابت امدادی فنڈ

منشی عبدالحق صاحب احمدی برخیپو ماسٹر سنکھترہ باوجود اسکے کہ آپ قلیل تنخواہ پاتے ہیں تاہم انشراح صدر سے اجازت دیتے ہیں کہ ۱۹۰۵ء کی قیمت کے ساتھ ۱۹۰۴ء کی قیمت وصول کر لیا دے

احمدی گجراتی جو کہ قادیانی اخباروں کے قابل قدر نگار ہیں دو خریدار البدر کو دیتے ہیں

منشی وزیر علی صاحب بھی فراخ دلی سے البدر کی خریداری کی درخواست ارسال کرتے ہیں آپ بمبئی میں ایک قلیل معاش کے آدمی ہیں مگر حضرت کے کلمات سے بہرہ ور ہونیکا شوق ہے کہ قادیاں سے واپس جاکر اخبار ضرور چاہتے ہیں

بابو غلام محمد صاحب ہیڈ کلرک کمشنر آفس یوگنڈا نے ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ گذشتہ سال میں دس احباب کے نام اخبار اپنے خرچ پر جاری کرایا تھا۔ اس سال آپ پھر بڑی فراخ حوصلگی سے تحریر کرتے ہیں کہ ان لوگوں کے نام اخبار جاری رہے اسلئے میں اپنے قلیل معاش دوستوں اور عزیز بھائیوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ البدر کی خدمات سے مستفیض ہونیکے لئے پھر خدا تعالے کا فضل بابو غلام محمد صاحب کی معرفت انکے شامل حال ہوا لیکن گذشتہ سال میں ہمنے انکے ارشاد میں تصرف کرکے بعض لوگوں کے نام اخبار بنصف قیمت پر جاری کیا تھا۔ اور اس سال میں کسی قسم کے تصرف کو پسند نہیں کرتا دس احباب کے نام اخبار بلا کسی قیمت کے جاری رہیگا۔

علاوہ ازیں بابو صاحب موصوف اپنا زر چندہ بابت ۱۹۰۴ء ہمراہ چندہ ۱۹۰۵ء دینے کا وعدہ فرماتے ہیں خدا ان کو جزائے خیر دیوے بابو صاحب موصوف کے ذریعہ جن لوگوں کو یہ فیض حاصل ہے۔ انکی خدمت میں عرض ہے کہ وہ بابو صاحب کے لئے دعا فرماویں۔ استفادہ روحانی کے لیئے وہ ایک خاص تبدیلی اپنی بعض باتوں میں چاہتے ہیں خدا تعالے انکو قوت اور طاقت دیوے اور اسکے لئے مناسب اسباب مہیا کر دیوے یہ درخواست بے تکلف ہے

منشی نواب خان صاحب ثاقب جنہوں نے حضرت مولانا مولوی عبداللطیف صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت پر ایک مرثیہ جام شہادت نام سے تصنیف فرمایا ہے اس کی کچھ جلدیں البدر کی امدادی فنڈ میں دیئے ہیں ان کی قیمت ۱۲ روپیہ ہوتی ہے کارخانہ شکریہ کے ساتھ قبول کرتا ہے

ان تمام معاونین کے لیئے دعا ہے کہ خدا تعالے کا فضل اور رحمت ان سب کے شامل حال ہو۔ آمین۔

تبدیلی پتہ ۔ حکیم شاہنواز صاحب احمدی جو کہ راولپنڈی میں مطب کرتے ہیں۔ عام اطلاع کیلئے ذیل کا پتہ اعلان کرتے ہیں۔

حکیم شاہنواز متصل سرائے دیوان چند سہگل جو کی لمبیر نمبر

میں مسلمان ہو گیا

یعنے کتاب اختیار الاسلام جس میں جناب عبدالرحمن صاحب ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیاں نے مذہب سکھ اور آریہ کو ترک کرنے اور اسلام کو اختیار کرنیکے وجوہ بڑی وضاحت سے تحریر کئے ہیں جسکے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اثبات دعاوی اور آریہ مذہب کے ابطال پر بڑی روشنی ڈالی گئی ہے ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ ماہ مئی ۱۹۰۴ء میں ایک ماہوار رسالے کے ذریعہ اس قسم کے مذہبی تواریخ کا سلسلہ تجویز کیا تھا الحمدللہ کہ آج اس آرزو کو ایک رنگ میں پورا ہوتے دیکھتے ہیں حضرت مولانا نورالدین اور مولانا عبدالکریم صاحب، اس کتاب کو بہت پسند کیا ہے۔ ماسٹر صاحب کو اس کا نام "میں مسلمان ہو گیا" الہاماً بتلایا گیا ہے۔ امید ہے احمدی جماعت اس کتاب کو خرید کر دیگر مذاہب کے لوگوں میں اشاعت کریگی مگر اس غرض کی تکمیل کیلئے مصنف کو ضروری ہے کہ قیمت میں خاص رعایت رکھے پہلا حصہ جسکی قیمت ۴ر ہے ایک صد صفحہ کا ہے۔ اور عنقریب شائع ہو گیا ہے درخواست جلد ماسٹر صاحب کے نام آوے۔

عید - عید - عید

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

برادرم۔ السلام علیکم۔ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ **عید الفطر** کا مبارک دن گذر چکا ہے اسواسطے میں آپ کو بر موقعہ یاد دلاتا ہوں چندہ عید فنڈ ایک روپیہ مدرسہ تعلیم الاسلام احمدی ممبر اور صدقہ فطر مدرسہ کے بنانے اور مساکین کے واسطے اپنا اور اپنے شہر کی جماعت کا جمع کرکے جسقدر جلد ہو سکے بنام مہتمم مدرسہ ارسال فرماویں بسبب کالج بننے اور مدرسہ کے سرکاری منظور ہو جانیکی عمارت اور سامان اور ملازمین مدرسہ اور وظائف غربا اور کتب خانہ وغیرہ امور کیواسطے بہت فنڈ کی ضرورت ہے جس کا جمع ہونا آپ صاحبان کی توجہ کو چاہتا ہے والسلام

آپکا خادم **محمد صادق** عفی اللہ عنہ

ضروری اطلاع

اس اخبار کے ہمراہ ایک چٹھی اور ایک کارڈ سابقہ خریداروں کے لئے ارسال ہے چٹھی میں چند ضروری عرضداشتیں ہیں جو کہ ہر ایک کی توجہ کے لائق اور مالی نقصان کی تلافی کی تدبیر ہے جس کی شکایت بعض احباب نے بذریعہ خطوط کی تھی اور جسکی عام طور پر شکایت سنی جاتی تھی۔ جہاں تک میرا خیال ہے اس سے بڑھکر اور کیا صفائی معاملات میں ہو سکتی ہے۔ کہ ہم حتے الوسع لوگوں کے مال واپس کرنے کو طیار ہیں اس چٹھی کو بغور مطالعہ فرما کر کارڈ کے ذریعہ سے جواب دیا جاوے کیونکہ نیا سال اور نئے معاملات ہیں اس چٹھی میں ہم نے خریداروں کو ۳ طبقوں میں تقسیم کیا ہے۔ اور خاص قسم کے خریداروں کے لئے ایک بیش قیمت کتاب سالانہ نذر کرنی چاہی ہے اور یہ سب اس لئے ہے کہ کارخانہ کا شفاف مکمل ہو کر ہر ایک کی شکایت رفع ہو۔ دین کی خدمت احسن طور پر ہو ہمارا وجود بہ نسبت پیشتر کے زیادہ نافع الناس ہو سکے قرآن کریم اور آنحضرت صلعم کی شان جس جس طرح سے بذریعہ تقریروں وغیرہ کے ظاہر ہو رہی ہے۔ اور توحید کی عظمت کھل رہی ہے اور باطل پر موت آ رہی ہے وہ سب احسن اور اکمل طور پر ضبط ہو کر محفوظ ہو سکے جس کے لئے کثیر اخراجات اور بڑے سٹاف کی ضرورت ہے امید ہے کہ جناب اس چٹھی کو مطالعہ فرما کر اس کار خیر میں حتے الوسع کارخانہ کے ممد و معاون ہر پہلو سے ثابت ہوں گے۔ اور سب توفیق اللہ تعالیٰ کو ہے اور اسی کے فضل سے سب کام چلتے ہیں۔

خطوط و کتابت امدادی فنڈ

منشی عبدالحق صاحب احمدی برخند پوسٹ ماسٹر سنکھترہ باوجود اسکے کہ آپ قلیل مشاہرہ پاتے ہیں تاہم انشراح صدر سے اجازت دیتے ہیں کہ سنہ ۱۹۰۵ء کی قیمت کے ساتھ سنہ ۱۹۰۴ء کی قیمت وصول کر لیا دے

احمدی گجراتی جو کہ قادیانی اخباروں کے قابل قدر نامہ نگار ہیں دو خریدار البدر کو دیتے ہیں

منشی وزیر علی صاحب بھی فراخ دلی سے البدر کی خریداری کی درخواست ارسال کرتے ہیں آپ بھی ہیں ایک قلیل معاش کے آدمی ہیں مگر حضرت کے کلمات سے بہرہ ور ہونیکا شوق ہے کہ قادیاں سے واپس جا کر اخبار ضرور چاہتے ہیں

بابو غلام محمد صاحب ہیڈ کلرک کمشنر آفس یوگنڈا نے ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ گذشتہ سال میں دس احباب کے نام اخبار اپنے خرچ پر جاری کرایا تھا۔ اس سال آپ پھر بڑی فراخ حوصلگی سے تحریر کرتے ہیں کہ ان لوگوں کے نام اخبار جاری رہے اسلئے میں اپنے قلیل معاش دوستوں اور عزیز بھائیوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ البدر کی خدمات سے مستفیض ہونیکے لئے پھر خدا تعالیٰ کا فضل بابو غلام محمد صاحب کی معرفت اسکے شامل حال ہوا۔ لیکن گذشتہ سال میں میں نے انکے ارشاد میں تصرف کر کے بعض لوگوں کے نام اخبار بنصف قیمت پر جاری کیا تھا۔ اور اس سال میں کسی قسم کے تصرف کو پسند نہیں کرتا دس احباب کے نام اخبار بلا کسی قیمت کے جاری رہیگا۔

علاوہ ازیں بابو صاحب موصوف اپنا زر چندہ بابت ۱۹۰۴ء ہمراہ چندہ سنہ ۱۹۰۵ء دینے کا وعدہ فرماتے ہیں خدا ان کو جزا ئے خیر دیوے بابو صاحب موصوف کے ذریعہ جن لوگوں کو یہ فیض حاصل ہے۔ انکی خدمت میں عرض ہے کہ وہ بابو صاحب کے لئے دعا فرماویں۔ استفادہ روحانی کے لئے وہ ایک خاص تبدیلی اپنی بعض باتوں میں چاہتے ہیں خدا تعالیٰ نے انکو قوت اور طاقت دیوے اور اسکے لئے مناسب اسباب مہیا کر دیوے یہ درخواست پرائیویٹ ہے

منشی نواب خان صاحب ثاقب جنہوں نے حضرۃ مولانا مولوی عبداللطیف صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت پر ایک مرثیہ جام شہادت نام سے تصنیف فرمایا ہے اس کی یکصد جلدیں البدر کی امدادی فنڈ میں دیئے ہیں ان کی قیمت ۱۲ روپیہ ہوتی ہے کارخانہ شکریہ کے ساتھ قبول کرتا ہے

ان تمام معاونین کے لئے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ کا فضل اور رحمت ان سب کے شامل حال ہو۔ آمین۔

تبدیلی پتہ ۔ حکیم شاہنواز صاحب احمدی جو کہ راولپنڈی میں مطب کرتے ہیں۔ عام اطلاع کیلئے ذیل کا پتہ اعلان کرتے ہیں۔

حکیم شاہنواز متصل سرائے دیوان چند سہگل چوک لیس نمبر ۔

میں مسلمان ہو گیا

یہ نئی کتاب اختیار الاسلام جس میں جناب عبدالرحمن صاحب ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیاں نے مذہب سکھ اور آریہ کو ترک کرنے اور اسلام کو اختیار کرنیکے وجوہ بڑی وضاحت سے تحریر کئے ہیں جسکے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اثبات دعاوی اور آریہ مذہب کے ابطال پر بڑی روشنی ڈالی گئی ہے ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ ماہ مئی سنہ ۱۹۰۴ء میں ایک ماہوار رسالے کے ذریعہ اس قسم کے مذہبی تواریخ کا سلسلہ تجویز کیا تھا الحمدللہ کہ آج اس آرزو کو ایک رنگ میں پورا ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں حضرت مولانا نورالدین اور مولانا عبدالکریم صاحب نے اس کتاب کو بہت پسند کیا ہے۔ ماسٹر صاحب کو اس کا نام "میں مسلمان ہو گیا" الہاماً بتایا گیا ہے۔ امید ہے احمدی جماعت اس کتاب کو خرید کر دیگر مذاہب کے لوگوں میں اشاعت کریگی مگر اس غرض کی تکمیل کیلئے مصنف کو ضروری ہے کہ قیمت میں خاص رعایت رکھے پہلا حصہ جسکی قیمت ۳ ہے ایک صد صفحہ کا ہے۔ اور عنقریب شائع ہو گیا ہے درخواست جلد ماسٹر صاحب کے نام آوے۔

عید ۔ عید ۔ عید

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

برادرم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ **عید الفطر** کا مبارک دن گذر چکا ہے اسواسطے میں آپ کو بر موقعہ یاد دلاتا ہوں چندہ عید فنڈ ایک روپیہ ہر فی کس احمدی ممبر اور صدقہ فطر مدرسہ کے یتامیٰ اور مساکین کے واسطے اپنا اور اپنے شہر کی جماعت کا جمع کر کے جسقدر جلد ہو سکے بنام مہتمم مدرسہ ارسال فرماویں بسبب کالج بننے اور مدرسہ کے سرکاری منظور ہو جانیکی عمارت اور سامان اور ملازمین مدرسہ اور وظائف غربا اور کتب خانہ وغیرہ امور کیواسطے بہت فنڈ کی ضرورت ہے جس کا جمع ہونا آپ صاحبان کی توجہ کو چاہتا ہے والسلام

آپکا خادم **محمد صادق** عفی اللہ عنہ

(باقی)

حیرت صاحب کے حیرت انگیز مضامین کی حقیقت

ایک اور پہلو سے بھی اس مضمون پر غور کیا سکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک مضمون کی ایک علت غائی ہوتی ہے - اس مضمون کی علت غائی جو حیرت صاحب نے مختلف جگہ بیان کی ہے منجملہ ان کے صفحہ ۴۳۶ پر لکھا ہے "مذکورہ بالا بیان مسئلہ نبوت اور معجزہ کی تمہید ہے آگے اور اسکی توضیح سے بیان کرینگے تا ایک حد تک وہ حل ہوجائے اور اسکے بعد نبوت اور معجزہ کی حقیقت کو بیان کرینگے جس سے ناظر تفسیر کو بہت فائدہ ہوگا اگر اور کچھہ نہیں تو اتنا تو ضرور ہوگا کہ وہ گذشتہ اور موجودہ زمانے کے الحادی خیالات اور حکماء کے منتشر رایوں کا مطالعہ کرکے انکی اصلی حالت کو پہچان جائے گا - اور بخوبی سمجھہ لیگا کہ صدق کی ہوا بھی انکو نہیں لگی ہے - التجا ہے تو صرف یہ ہے کہ ہمارے اس مضمون کو بہت غور سے پڑھنا اور سمجھنا چاہیئے کیونکہ یہ مثل اور مضمونوں کے سہل اور ممکن الفہم نہیں ہے " -

حیرت صاحب کے اس بیان سے مفصلہ ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں - اوّل یہ کہ ۳۱ صفحات مضمون کے جو نصف مضمون سے بھی زیادہ ہے حیرت صاحب نے صرف تمہید میں صرف کردئے ہیں دوم - آئندہ حصّہ مضمون کا جو ۲۸ صفحہ میں دو حصوں میں منقسم ہے ایک حصہ میں مضمون کی توضیح ہوگی (جو غالبًا تمہید میں نہیں کی گئی ہے) اور دوسرے حصہ میں نبوت اور معجزہ کی حقیقت بیان ہوگی - سوم - علت غائی اس مضمون کی یہ ہے کہ گذشتہ اور موجودہ زمانے کے الحادی خیالات اور حکماء کے منتشر خیالات کی حقیقت معلوم ہوجائیگی - چہارم - یہ کل مضمون معمہ ہے اور ممکن الفہم نہیں ہے اب ناظرین! آپ کو تکلیف تو ہوگی براہ مہربانی حیرت صاحب کی اس نکتہ چینی کو ایک دفعہ آپ پھر ذہن نشین کرلیویں جہاں لکھا تہا کہ تمہاری تمام کتابیں تمہید ہی تمہید ہوتی ہیں - وغیرہ وغیرہ تاکہ اس مضمون کا پورا پورا لطف حاصل ہو -

جب حیرت صاحب کے اس تمہیدی حصہ پر عمیق نظر ڈالی جاتی ہے تو واقعی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ حیرت صاحب کا یہ لکھنا درست ہو کہ وہ محض تمہید ہے اسے نفس مضمون سے کچھہ بھی تعلق نہیں ہے - کیونکہ اول ۱۶ا۴ صفحوں تک تو مختلف فلاسفروں کے اقوال نقل کئے ہیں جنکا ترجمہ ایسے مہمل الفاظ میں کیا ہے کہ یا تو اسکے سمجہانے اور تشریح کرنے کیواسطے حیرت صاحب کو ایک اور ضخیم مجلد بطور حاشیہ لکھنی چاہئے یا کتاب کے سربکٹ اکے ساتہ خود جاکر سمجہانا چاہئے - ۴۱۶ صفحہ سے ۴۱۹ تک ہندوؤنکے مذہبی خیالات کا اظہار کیا ہے اور درمیان میں صفحہ ۴۱۷ پر قرآن شریف کے متعلق صرف یہ ایک فقرہ لکھا ہے "قرآن نے جو کچھہ خدا کی ہستی پر بحث کی ہے وہ ایک ایسی عاقلانہ توضیح ہے کہ اس سے بہتر ممکن نہیں" یہ فقرہ لکھہ کر خاموشی اختیار کرلی اور اس عاقلانہ بحث کی بابت ایک حرف بھی نہیں لکہا - اس فقرہ کو پڑھہ کر اس خیال سے کہ شاید ہم سے خطا ہوئی ہو - دس بارہ صفحہ پہلے اور دس بارہ صفحہ بعد کے مضمون پر نظر ڈالی کہ شاید کہیں بہولے سے ہی قرآن شریف کے دلائل کا ذکر کیا ہو - لیکن ہماری یہ محنت فضول تہی کیونکہ قرآن شریف کی بابت تو حیرت صاحب کو صرف اشارہ ہی کافی تہا - انکی علت غائی تو وہی ہے جو وہ خود بیان کرچکے ہیں - خیر اب آئندہ دیکھیں گے کہ ان قرآنی دلائل میں سے کیا کچہہ بیان کرینگے -

صفحہ ۴۱۹ سے ۴۲۸ تک حیرت صاحب نے وید کی بابت بحث کی ہے جسکو اس ترتیب سے لکہا ہے - اول ویدونکے نام انکی تقسیم - انکی اصلیت - آریہ قوم کی ہند میں آمد - گاؤں قصبہ - راجہ - سردار - قرابت - لباس - شوسائٹی - حرفت - تجارت - جنگ - جگ معاشرت وغیرہ وغیرہ حالات کے متعلق وید سے بحث کی ہے ہمیں بہت ہی تعجب ہوا اور ہماری موٹی سمجھہ (بقول حیرت) اس بات کے سمجہنے سے قاصر رہی کہ ان بیانات سے نبوت کی بحث کو کیا تعلق ہے - اگر یہ بے تعلق مضامین لکھنے ہی تہے تو حاشیہ پر لکھدئے ہوتے یا یہی ضروری ہے کہ خواہ مخواہ مضمون کو طویل کرنے اور ۵۹ صفحہ پورے کرنیکو جو کوئی کتاب سامنے آئی اسے اٹھالیا جہٹ ترجمہ کرکے جس مضمون میں چاہا اسے جگہہ دیدی خواہ سیاق مضمون روان سے اسکو کچہہ تعلق ہو یا نہ ہو -

خیر اس وید کی بحث کے بعد حیرت صاحب نے ۶ صفحہ بدھ - زلوقن - اسپنیوزا - آرتہر - شوپن کے خیالات کی بابت لکھہ کر ۴۳۶ صفحہ پر خدا خدا کرکے اس تمہید کو ختم کیا ہے -

اسوقت دوسری دفعہ پھر حیرت صاحب کو کچہہ قرآن کا خیال آیا - تو اسکا ذکر ان بہونڈے الفاظ میں کیا ہے "قرآن مجید نے اگرچہ معجزہ - نبوت الہام اور وحی کو صاف طور پر بیان کیا ہے - لیکن سوائے الفاظ کے ظاہری مطالب کے اور کیا خاک سمجھ میں آسکتا ہے - اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ نبوت معجزہ یا الہام ووحی کی توضیح کوئی عالی درجہ کی بنیاد پر قائم ہوسکتی ہے یا یہ کہ کل امور محض خیالی ہی خیالی ہیں اور انہیں انسانی خیال کا صرف ایک اظہار سمجہیں - ہم پہلے مناسب سمجھتے ہیں کہ خاص اس اہم معاملہ میں جو کچھہ موجودہ فلسفی ملک نے لکھا ہے اسکو نقل کردیں تاکہ پھر ہمکو اپنے طور پر لکھنے کا موقعہ ملے "

یہ طویل عبارت ہمنے آگے تک اسلئے لکھدی ہے تا معزز ناظرین کو یہ وہم بھی نہ رہے کہ شاید حیرت صاحب نے قرآن شریف کے متعلق کچہہ بحث کی ہو کیونکہ پہلی سے حیرت صاحب نے ملک کے خیالات پر بحث شروع کردی ہے -

ناظرین ذرا حیرت صاحب نے جو مذکورہ بالا عبارت میں لفظ خاک لکھا ہے اسپر آپ ضرور غور کریں کیونکہ اس سے حیرت صاحب کی اندرونی حالت کا کسی قدر حال معلوم ہوتا ہے اور ساتہہ ہی ہم حیرت صاحب کو مخاطب کرکے انہیں جتانا چاہتے ہیں کہ تمنے خواہ مخواہ جو حضرت اقدس پر تبرہ بازیاں کی ہیں اور فطری حالت کا اظہار کیا ہے اور ثبوت میں کسی جگہہ حضرت اقدس کی تحریرات کا کوئی حوالہ نہیں دیا ہے دیکھو تم! یاد رکھو کہ تمہاری ایسی تحریرات کے موقعوں پر تم سے زیادہ سخت الفاظ ہم بھی لکھہ سکتے ہیں لیکن ہم ہرگز ایسا کرنا نہیں چاہتے اسلئے کہ ہمارے پیارے ہادی کی تعلیم نے ہمیں یہی سکھایا ہے ورنہ کیا تہا اگر سیر کی جگہہ سوا سیر اور سوا سیر کی جگہ ڈیڑھ ڈیڑھ سیر کے سخت الفاظ نہ لکھتے اور شوخ اندازیا دانش سنگ است کے نقوے کا بھی خیال نہ کرتے اور تمہارے برابر ہی سخت الفاظ لکھتے تو یہ ہمارا حق تہا لیکن ہم تمہاری تمام بدزبانیوں اور دریدہ دہنیوں پر صبر کرکے اسکا فیصلہ خدا پر چھوڑتے ہیں - تمہارے لئے یہی ذلت کافی ہے

جو ان مضامین کے ذریعہ سے مقدر ہے۔

خیر پھر اسی سابقہ سلسلہ کو شروع کرتا ہوں حیرت صاحب نے فلسفی مل کے خیالات کا اظہار کرنیکے بعد جو پریشانی اٹھائی ہے اس سے ہمیں ہمدردی ہے جیسے کہ انہوں نے لکھا ہے "اسکے (یعنے مل کے) سوالات کا جواب دینا مشکل نہیں ہے مگر خرابی یہ ہے کہ وہ سرے سے ہی خدا کا قائل نہیں ہے پہلے اسے خدا کی ہستی سمجھائی جائے اور پھر ان تعلقات پر بحث کی جاوے جو عبد اور معبود میں ہیں۔ ہم اگر خدا کی ذات پر بحث کرینگے تو ہمارا مقصود ساقط ہو جاویگا۔ ہمیں صرف معجزہ اور نبوت پر بحث کرنی ہے اور ہم خیال کرتے ہیں کہ اسی بحث سے تمام شبہات رفع ہو جائینگے"۔ اب مذکورہ بالا بیان پر بھی مزید ریمارکس کی ضرورت نہیں ہے ناظرین جب خود غور کرینگے تو معلوم ہو جائیگا کہ بچارے حیرت پر اسکے نام کا اثر کسقدر غالب ہوتا جاتا ہے۔

جسقدر مختصر حالات میں نے اوپر لکھے ہیں انکے علاوہ اب ۲۶ صفحہ مضمون کے اور باقی رہ گئے ہیں جنمیں اکثر جگہ نفس مضمون پر کسیقدر بحث کیگئی ہے اور جسکے متعلق بہت اختصار سے ہی البدر میں اصل مضمون خلاصہ کرکے بملاحظہ ناظرین کروں گا۔ لیکن یہانتک لکھنے کے بعد مجھے کئی دقتیں پیش آگئیں جب تک وہ رفع نہ ہو جاویں اسوقت تک میں اور لکھنا نہیں چاہتا ہوں اسلئے کہ مبادا میری یہ دردسری بے سود نہو۔ اور وہ اشکال یہ ہیں کہ میں اس مضمون پر کئی طرح سے بحث کرنا چاہتا ہوں منجملہ انکے ایک ترتیب مضامین پر بھی بحث کروں گا۔ کیونکہ حیرت صاحب کو اسبات کا بھی دعوےٰ ہے کہ ہندمیں کوئی ترتیب مضامین جانتا ہی نہیں۔ لیکن جب حیرت صاحب کے پیش کردہ مضمون کو دیکھا جاتا ہے تو اول تو انہوں نے اخبار کے صرف ۴ نمبروں میں اسی کتاب کے ۱۸ ۴ صفحہ تک لکھکر چھوڑ دیا ہے اور خود انہی کے بیان کے موافق جیسا کہ میں اوپر ظاہر کر چکا ہوں صفحہ ۴۳۶ تک انکا تمہیدی مضمون ہے تو گویا انہوں نے بطور چیلنج صرف نصف تمہیدی مضمون کو پیش کیا ہے جسمیں سوائے فلاسفروں کے اقوال کی نقل کے اور کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ ۸ر اگست کے مضمون کو انہوں نے ان الفاظ سے شروع کر دیا ہے "اس تمام بحث کے بعد ناظرین اخبار کو کم سے کم یہ پتہ ضرور لگ گیا ہوگا کہ معجزہ اور نبوت کیا چیز ہے اور مرزا صاحب نے اسے کیا سمجھا ہے جسنے اپنے مقدمہ تفسیر الفرقان سے یہ کل مضمون نقل کیا ہے اگرچہ اسکا ایک بڑا حصہ وید مقدس کے متعلق ترک کر دیا ہے تو بھی کچھ نہ کچھ معجزہ اور نبوت کے اس سلسلہ وار مضمون سے ضرور واقفیت ہوگئی ہوگی۔ اب ہم مرزا صاحب کی خدمت میں کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں"

اس بیان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مضمون کے وہ ۲۷۵ صفحہ جو ہمارے خیال کے موافق نفس مضمون سے کسی قدر تعلق رکھتے ہیں اسکو حیرت صاحب نے مہربانی فرماکر خارج کر دیا ہے اور اسپر بحث کرنیکی ہمیں تکلیف نہ دینی چاہئے اسلئے جو کچھ انہوں نے اب تک لکھا ہے اسکی بابت اب انسے یہ عرض ہے کہ جو حصہ بطور چیلنج ہمارے سامنے پیش کیا گیا ہے آیا وہ حصہ اس ترتیب سے درست ہے جس ترتیب سے کتاب میں چھپا ہوا ہے یا اخبار والی ترتیب درست ہے۔ مثلاً تم نے ۸ر جولائی سنہ ۱۹۰۴ء کے کرزن گزٹ سے اس مضمون کو شروع کیا ہے لیکن علاوہ الفاظ و فقرات کے تغیر و تبدل کے اسمیں ترمیم و تنسیخ بھی بہت کچھ کی ہے چنانچہ گزٹ مورخہ ۲۲ جولائی سنہ ۱۹۰۴ء صفحہ ۴ کالم ۳ سطر ۶ تک تو کتاب کے صفحہ ۴۱۲ تک کا مضمون نقل کیا ہے اور صرف بعض بعض جگہ محذوفات اس سے کئے ہیں لیکن اخبار کی اس سطر ۶ سے کتاب کے یکدم کئی صفحہ پھلانگ کر صفحہ ۴۱۷ سے مضمون شروع کر دیا ہے اور اس خیال سے کہ عبارت میں تھیس پھسا ہیں نہ ہو جاوے بعض جگہ الفاظ کا تغیر و تبدل کر دیا ہے۔

کتاب کے صفحہ ۴۱۷ سے جو یہ مضمون نقل کیا تھا اسکو اسی ۲۲ جولائی کے اخبار میں صفحہ ۵ کالم ۲ سطر ۹ تک لکھا ہے لیکن پھر جو کچھ یاد آگیا تو کسیقدر پیچھے ہٹے۔ اور کتاب کے صفحہ ۴۱۴ پر جا پہونچے اور اسکی سطر ۲۶ سے مضمون شروع کرکے خدا خدا کرکے اس ۲۲ جولائی والے مضمون کو ختم کیا ہے۔

اسکے بعد جب یکم اگست کا اخبار لکھنے بیٹھے تو شروع تو کتاب کی اسی جگہ سے کیا ہے جہاں سے کہ سابقہ نمبر اخبار کو ختم کیا تھا لیکن کالم ۳ سطر ۴ اتک ایسا کرنیکے بعد پھر کتاب کے مضمون میں غوطہ لگایا اور صفحہ ۴۱۶ سے ایکدم صفحہ ۴۱۲ پر جا پڑے اسکے علاوہ کتاب کے ۴۱۶ پر سے بہت سے فقرات مثلاً "یہ عام طور پر نہیں کیا جاتا ہے" اڑا دیا ہے تاکہ مضمون میں بےجوڑ نقلی ہوگئی ہے وہ دور ہو جاے۔ اب ہم حیران ہیں کہ یہ بات کیا ہے۔ حیرت صاحب! اگر تمہارا یہ قول کچھ عزت رکھتا ہے "کہ شرافت کا تقاضا ہے کہ اپنے اغلاط کا علانیہ اقرار کرلے" تو تمکو چاہئے تھا کہ اس مضمون کو بطور چیلنج پیش کرنیسے پہلے یہ اقرار کر دیتے کہ اپنے مقدمہ تفسیر الفرقان سے میں ایک مضمون پیش کرتا ہوں اسمیں کچھ ترمیم و تنسیخ کی ضرورت ہے احمدی جماعت اسکا خیال نہ کرے۔ سو خیر اگر اسوقت نہیں کیا تو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اب کسقدر اس شرافت کے تقاضے کو تم پورا کرتے ہو۔ حیرت صاحب! بچارے ناظرین کرزن گزٹ پر تمکو رحم کرنا چاہئے اور تمکو چاہئے کہ اس مضمون کو اخبار میں پھر چھاپنا شروع کردو اس سے کئی فائدہ ہونگے۔ تمکو یہ فائدہ ہوگا کہ ہینگ لگے نہ پھٹکری مفت میں اخبار کے دو صفحے بھر جایا کرینگے۔ اور بچارے ناظرین کرزن گزٹ پر تم یہ رحم کروگے کہ وہ کچھ تو سمجھ سکیں گے۔ اول تو کل مضمون ہی مبہم ہے جسکا سر ہے نہ پیر ہے اور جو بعض جگہ سے چند فقرے سمجھ میں بھی آتے تھے انکا تمہاری دستبرد نے ستیاناس کر دیا ہے۔ حیرت صاحب! تمنے دیکھا یہ ہی تمہاری حالت اور اصل حقیقت کیا اسی حیثیت پر تمہارے منہ سے یہ الفاظ نکلتے تھے "میری سنو اور غور سے سنو تاکہ تمہیں ہدایت کا رستہ آنکھوں سے دکھائی دینے لگے"۔ چونکہ اتنک ہمنے بہت صبر کیا ہے اسلئے ہم تمہارے ہی الفاظ جو تمنے یکم جولائی کے اخبار میں ہمارے لئے لکھے ہیں تمکو واپس دیتے ہیں اگر تمہارے دل میں انصاف ہوگا اور ایمان کا دھندلا سا سایہ بھی تمہارے قلب پر پڑا ہوگا تو فوراً تسلیم کرلوگے کہ در اصل یہ تمہیں پر صادق آتے ہیں اور غلطی سے تمنے احمدی جماعت کا دل دکھانے اور حضرت مرزا صاحب کی کامیابیوں سے حیرت زدہ ہوکر انکے لئے لکھ دیئے تھے۔

حیرت صاحب! فروتنی۔ انکساری۔ عاجزی اور تضرع سے سعادت حاصل ہوتی ہے۔ اور ایسی ہمہ ہمی اور غرور کا نتیجہ ہمیشہ ذلت اور بربادی ہے عزازیل نے بھی یہی غرور کیا تھا اور کہا تھا کہ میں آدم کو کیوں سجدہ کروں (جیسے حیرت صاحب تم نے لکھا ہے کہ میں کسی ملہم یا پیر کو کیوں مانوں) جب کہ میری سرشت آگ سے اور آدم کی مٹی سے ہے۔ اسی بیجا غرور نے اسے ذلیل اور رسوا کیا۔ اور آج وہ پدموں تمہیں مرکز لعنت بن رہا ہے۔ (عبد العزیز دہلوی)

باقی آئندہ

استفسار از آریہ صاحبان

ایک پنڈت ... صاحب آریہ ہیں انکی ایک جوان لڑکی ہے۔ پنڈت جی کو سوامی جی مہاراج سے غیر معمولی محبت ہے اور دن رات وید کی تعلیم کی چرچا گھر میں کرتے ہیں تناسخ کا مسئلہ سنو لڑکی کو سناتے رہتے ہیں۔ اور اُس کے ثبوت میں کچھ روایات بھی بیان کرتے رہتے ہیں مثلاً ایک یہ کہ ایک رشی نے پران وید لئے اور پھر وہ فلاں راجہ کے گھر پیدا ہوا اور اسکو اپنے جنم کا سارا حال معلوم ہے کہ میں اول ایک چوہڑا تھا۔ اور اپنے عملوں سے اس لائق ہو گیا کہ اب راجہ کے ہاں جنم لیا۔ اُنکے بچے بھی یہ کہہ کہہ کر خوش ہوتے ہیں۔ کہ ہم نے اچھے سلوک سے پنڈت جی کے ہاں جنم لیا ہے۔ اب انہی پنڈت صاحب کی وہ جوان لڑکی بیان کرتی ہے۔ کہ میں گذشتہ جنم میں قوم کی شودر تھی۔ اور مجھکو اس جنم کا سارا پتہ ہے۔ یہانتک کہ وہ اس جنم کے ماں باپ کا نام و پتہ بھی بتلاتی ہے۔ کہ فلاں گلی اور فلاں جگہ وہ شودر رہتا ہے۔ اور شودر سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ عرصہ ۱۴ سال کا ہوا ہے۔ کہ اُسکی لڑکی جو کسی کو بیاہی ہوئی تھی سو وہ ہو کر اپنے خاوند سے ۲ سال بعد مر گئی۔ وہ پوجا پاٹ بہت کرتی تھی اور وہی لڑکی بیان کرتی ہے۔ کہ میرا خاوند اگلے جنم میں ایسا کام کرتا تھا کہ میں اُسے کہا کرتی تھی کہ تو نائی بنجاویگا اور میرا اسکے ساتھ وعدہ تھا کہ خواہ تو نائی بن جاوے مگر میں آئندہ جنم میں تیرے ساتھ صدق پالونگی۔ اب اس گاؤں میں ایک مسلمان نائی کا لڑکا ۲۰ سال کی عمر کا ہے وہ اقرار کرتا ہے کہ مجھکو بھی اپنے گذشتہ جنم کا حال معلوم ہے میری عورت ایسی ہی تھی جیسے کہ یہ لڑکی خود کو بیان کرتی ہے۔ اور باوجود شودر ہونے کے برہمنوں کے کام کیا کرتی تھی اور مجھے سمجھایا کرتی تھی اور اس کا اقرار تھا کہ میں اگلے جنم میں کسی اور سے ہرگز ہمبستر نہ ہونگی خواہ تو مسلمان نائی ہی کیوں نہ بنجاوے۔ اب یہ برہمن لڑکی اپنے باپ پنڈت صاحب سے خواہاں ہے کہ اس نقیر نائی سے میری شادی ہو پنڈت صاحب تناسخ کے پھیر میں آکر حیران ہیں۔ کہ کیا کریں۔ آریہ صاحبان اسکا جواب دیں کہ پنڈت صاحب کو کیا کرنا چاہئے۔ خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو لیکن آریہ صاحبان کو تناسخ کے ثبوت کا عمدہ موقعہ ہاتھ آگیا ہے۔ اور اس قسم کی چند اور نظیریں قائم ہو کر اس مسئلہ کی حقیقت پر خوب روشنی ڈالیں گے۔ کیوں نہ ہو روح جیتن ہوتی ہے جیسے اپنے گذشتہ اعمال یاد رہتے ہیں۔

ہُوَ الاوّل ھُوَ الآخِر

فرقہ وجودی۔ خدا تعالیٰ کے مندرجہ عنوان اسمار حسنہ سے استدلال کرتا ہے۔ کہ جو کچھ ہے سب خدا ہی خدا ہے۔ حالانکہ ان اسمار کے معانی بہت صاف اور کھلے کھلے ہیں۔ کیونکہ اول اور آخر چاہتا ہے کہ درمیان میں کوئی شے ہو جو اسکی غیر ہو مثلاً ایک خط طولانی کی ابتدا اول اور آخر ایک ایک نقطہ ہے اور نقطہ کی تعریف یہ ہے۔ کہ جس کا طول و عرض کچھ نہ ہو۔ حالانکہ ان دو خطوں کے درمیان ایک شئے طول ہے جو کہ نقطہ سے بالکل غیر ہے جس سے ظاہر ہے کہ مخلوق اور اسکے اجزا خدا نہیں ہیں۔

ہو الاول کے یہ معنے ہیں۔ کہ جب ہم یا ہمارے اباو اجداد نہ تھے تو خدا تو بہر حال تھا۔ پس سب سے اول وہی ہے اور جب ہم یا ہماری اولاد یا اولاد در اولاد بھی نہ ہوگی اور سب مر جاویں گے تب بھی خدا کی ذات تو ضرور ہوگی پس سب کے بعد یعنے آخر بھی وہی ہُوا ....

لطیفہ

البدر کا نام ایسا ہے کہ جب اس سے منور ہونے والی روحیں اس کی التوا سے فرق نور میں محسوس کرتی ہیں تو شکایت عجیب عجیب طرح کے مضامین تحریر کرتی ہیں۔ ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

کہ پہلے پہل تو البدر اپنے پورے معنوں میں طلوع ہو کر خوب روشنی ڈالتا رہا۔ مگر پھر ہلال ہو گیا۔ اور پھر ایسا ہلال تسکوک کی مانند ہے۔

اور حضرۃ مولانا مولوی محمد احسن صاحب اس عاجز کو خطاب کرتے ہوئے اس طرح بھی تحریر فرمایا کرتے ہیں۔

محب مکرم حضرت البدر کمل اللہ نور بدرکم۔ آمین

اے دل تو دمے بیاد رحمان نشدی	در کردۂ خویشتن پشیمان نشدی
صوفی و فقیہ عالم و دانشمند	این جملہ شدی ولے مسلمان نشدی

یہی حال آجکل کے لوگوں کا ہے کہ صوفی اور فقیہ اور عالم اور دانشمند بنے ہوئے ہیں مگر ایک مومن بالغیب آدمی بھی دیکھنے میں نہیں آتا۔

عجیب قہر الٰہی

چونکہ اس مبارک زمانہ میں خدا کا ایک برگزیدہ نبی اور رسول موجود ہے اسلئے عذاب بھی اسی قسم کے نازل ہو رہے ہیں جو کہ انبیا کے وقتوں میں ہوا کرتے تھے ۱۰ نومبر کے اخبار عام نے تہذیب النسوان کے حوالہ سے لکھا ہے۔

تہذیب النسوان میں ایک بہن مقام گوداوری سے لکھتی ہیں کہ ۲۱ اکتوبر ہفتے کے دن ہمارے پاس ایک عجیب ہی واقعہ گذرا۔ کوئی چار بجے شام کا وقت تھا۔ ہم سب بیٹھے چاء پی رہے تھے کہ یکایک بادل گھر آیا بجلی چمکنے لگی۔ اور اسقدر اندھیرا چھا گیا۔ کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ سجھائی دیتا تھا ہم سب نے لیمپ روشن کر لئے۔ ہوا ایسی شدت کی چلی کہ کیا بیان کروں۔ درخت جڑ سے اُکھڑ گئے۔ درختوں کی تو کیا اصلیت ہے بڑے بڑے مضبوط گھروں کی چھتیں اکھڑ کر جنگلوں میں جا پڑیں۔ کوئی پانچ منٹ تک جنگل میں آسمان سے بڑے بڑے انگارے برسے۔ بہت سے جنگل جلکر برباد ہو گئے بہت سے لوگ ہوا کی شدت سے جنگل اور نالاؤں وغیرہ میں جا پڑے ایک قیامت کا سا نمونہ بپا تھا۔ اور نفسی نفسی کا عالم تھا۔ نہیں معلوم کہ اگر پانچ منٹ اور یہ حال رہتا۔ تو کیا حشر برپا ہوتا دریا میں تاڑ کے درخت کے برابر اونچی اونچی موجیں اٹھتی تھیں اور یہ گمان ہوتا تھا۔ کہ بس اب تمام دنیا ڈوب جائیگی۔ لیکن خدا نے بہت جلد اپنے بندوں پر رحم کر دیا۔ اور اس آفت آسمانی کو دور کر دیا۔ دوسرے دن معلوم ہوا۔ کہ ہزاروں درخت مضبوط سے مضبوط جڑ سے اکھڑ کر گر گئے۔ یہ سارا تعلقہ برباد ہو گیا ہے۔

مدرسہ ہی کے متعلق ایک بات

چونکہ عید الفطر کی تقریب قریب آرہی ہے اسلئے ہم اپنی قوم کو مطلع کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ عید فنڈ کی وصولی میں غیر معمولی سعی اور کوشش کی جاوے کیونکہ اس فنڈ سے مدرسہ کی آئی ضرورتوں کا بہت بڑا حصہ پورا ہو جایا کرتا ہے جب سے سکول ریکاگنائزڈ ہو گیا ہے۔ اسوقت سے مدرسہ کی ضروریات بہت کچھ بڑھ گئی ہیں اور ان ضرورتوں کا پورا کرنا قوم ہی کے ہاتھ میں ہے ہر شہر اور گاؤں کی انجمن احمدیہ عید فنڈ کا روپیہ وصول کر کے ڈائرکٹر صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے نام بھیجے۔

ریویو

الحمید نام ایک رسالہ ماہوار لاہور سے نکلتا ہے جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کی تائید اور آپ کے مخالفین کی تردید میں مضامین ہوتے ہیں منجملہ ہند سیرتھ کی دریدہ دہنی پر اس قسم کی طرز تحریر استعمال کی گئی ہے۔ جو کہ میرے نزدیک مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ مضامین میں بحیثیت ہمارے اور مخالفین کے اخلاق کے ایک فرق بیّن ہونا چاہئے جو کہ اس میں مرعی نہیں رکھا گیا۔ اس حصہ کی اصلاح اگر ہو جاوے تو امید ہے کہ یہ رسالہ عمدہ ہو سکتا ہے۔

علمی جنتری سید محمد عبداللہ علم صاحب سوداگر کانپور کی مرتب کی ہوئی دفتر البدر میں پہنچی ہے جسمیں علاوہ جنتری کے دوسری انسانی ضروریات پر بھی مفید پیرایہ ہیں اور بعض زمانہ حال کے مشہور اور معروف آدمیوں کے تذکرے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھی تصویر اور حالات دئے گئے ہیں لیکن تصویر درست نہیں آئی اور حالات و دعاوی قلمبند کرنے میں نہایت ہی بخل سے کام لیا ہے۔ حالانکہ ڈوئی امریکہ کے پیغمبر کے حالات بسط سے درج کئے ہیں خدا ہماری قوم کی اصلاح کرے باقی سب طرح یہ جنتری عمدہ اور مفید ہے اس جنتری میں حضرت عیسےٰ کی عمر ۱۲۰ سال لکھی ہے

حضرت خلیفہ دوم کے بیس مشہور دینی کام

(۱) بیت المال قائم کرنا۔ (۲) عدالتیں قائم کیں۔ (۳) تاریخ و سنہ کی ایجاد۔ (۴) لقب امیر المومنین اختیار کیا۔ (۵) پیمائش جاری کی۔ (۶) نہریں کھدوائیں۔ (۷) شہر آباد کئے۔ (۸) ممالک مقبوضہ کو صوبجات پر تقسیم کیا۔ (۹) مال تجارت پر محصول درآمد برآمد۔ (۱۰) تاجران حربی کو ممالک اسلامیہ میں کاروبار کی اجازت (۱۱) بغرض تفحص حال رعایا راتوں کو گشت کرنا (۱۲) مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک مسافروں کے واسطے کوئیں اور مکانات تعمیر کرائے گئے (۱۳) مختلف شہروں میں مسافر خانے اور مہمان خانے تعمیر کرائے۔ (۱۴) نماز تراویح جماعت کیساتھ جاری کی گئی۔ (۱۵) شراب پینے کی حد ۸۰ دُرّے مقرر کئے گئے۔ (۱۶) تجارتی گھوڑوں پر زکوٰۃ اداکرنیکا حکم۔ (۱۷) نماز جنازہ میں چار تکبیروں پر اجماع کا حکم۔ (۱۸) مساجد میں طریقۂ وعظ کی ایجاد (۱۹) ہجوگوئی کی تعزیر۔ . . . .
(۲۰) اشعار عاشقانہ کی ممانعت۔ از علمی جنتری

جنّت عدن

اہل یوروپ نے اس معاملے میں بہت عرصہ تک تحقیقات کی کہ توریت میں جس جنّت کا ذکر ہے آیا اسکی درحقیقت کوئی اصلیت بھی ہے یا نہیں چنانچہ اس کا حال یہ معلوم ہؤا کہ ملک عراق میں وہ دوآبہ جو کہ دجلہ و فرات کے درمیان واقع ہے اور جس کا عرب میں مشہور نام جزیرہ ہے اور جو کہ سلطان معظم کی مقبوضہ ہے اسکو یہ فخر حاصل ہے کہ بہشت عدن کے نام سے پکارا جائے چنانچہ اس بہشت میں جن چار نہروں کا ذکر آیا ہے وہ اس میں موجود ہیں مگر ناموں میں البتہ فرق ہوگیا ہے اور یہ ایسی بات نہیں ہے کہ زیادہ تر قابل لحاظ ہو۔ توریت میں ایک نہر کا نام نہر حیات ہے جو لفظ بریت اور فریت کا ترجمہ ہے علامہ سیوطی نے ایک حدیث روایت کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔ نهرا دجلة والفرات من انهار الجنة یعنے نہر دجلہ اور فرات جنت کی نہروں سے ہیں

آریہ سماج لاہور میں کشمکش

الشحنہ

آریوں کے اخبار پرکاری سے معلوم ہؤا کہ لاہور میں جو آریہ سماج کا جلسہ ۱۵ اکتوبر کو ہوا تھا اس میں خوب کشمکش رہی۔ خوب فارموں کی پڑتال کی گئی غرض پڑتال کرنے پر کئی سماجوں کی کارروائی بالکل فرضی ثابت ہوئی جسکے باعث خوب مقابلہ ہوئے۔ امرتسر سماج کی ناجائز کارروائیاں پیش ہونے پر خوب بحث ہوئی خوب جرح کی گئیں خوب نعرہ فیر تو تو میں میں رہی اسپر لالہ منشی رام جی سابق مہاتما آریہ سماج نے خوب ارقام فرمایا۔ کہ کئیں پیڈ نمک میں رہے۔ پنڈت رام بھجدت اور لالہ خوشی رام میں خوب زبانی جوتی پیزار کا بازار گرم رہا۔ اور یہاں تک شعلۂ فساد بھڑکا کہ لالہ جی اُٹھ کھڑے ہوئے اور یہ کہکر کہ آنکھ آنند کے آستر کے خرچ سے بہت کچھ ہو سکتا ہے کل دیکھی جاویگی دروازہ سے باہر ہو گئے۔

دوران گفتگو میں لالہ منشی رام جی اور لالہ رلیا رام جی سے یہاں تک شرافت کی بات چیت ہوئی کہ لالہ رلیا رام جی نے لالہ منشی رام جی سے فرمایا کہ آپ سدھانتوں پر تو اتنا زور دے رہے ہیں مگر اس کا آپ کچھ خیال نہیں کرتے کہ آریہ سماجیوں کے اندر ایسی ناجائز کارروائیاں کیسی دھڑم سے گرانے والی ہیں۔

ان سب خوب کشمکش کی باتوں میں رات کے دو بج گئے۔ اور تیسرا پردہ گرتے ہی لالہ جی بُدبُدا تے ہوئے اُٹھ گئے اور پھر آواز بلند فرمانے لگے کہ میں وقت سے پنجاب کی سماجوں کو چھوڑتا ہوں تب تو لالہ کشن جی لالہ جی کے ہاتھ پیر جوڑ کر منانے لگے منتیں کرنے لگے خوشامدیں کرنے لگے قدموں پر ٹوپی دھرنے لگے۔ گھگھیاں بھرنے لگے۔ دس بارہ منٹ کے بعد لالہ جی کے دھکتے ہوئے نعتہ پر لالہ کشن جی کی زبانی خوشامدوں کا جو پانی پڑا تو لالہ جی ذرہ سی دیر کیواسطے دیال ہو گئے۔ غصہ تھوک ڈالا میل کلا کر لیا اسکے بعد لالہ کدار ناتھ جی نے پہلی ندھیوں کو انتر نگ سبھا کی زبردستیاں سنائیں۔

۱۶ تاریخ کو پھر زبانی لڑائی جھگڑا دنگا فساد برپا ہوتا رہا۔ بعدہٗ گلے پلوں کی بات چیت شروع ہوئی اب تو کسی کو لالہ منشی رام جی پر پیشگوئیاں یاد آنے لگیں۔ مگر لالہ منشی رام جی کی کل ٹیڑھی ہی رہی لالہ جی سر ہی ہلاتے رہے اور سماج مندر میں نہ تشریف لائے آریوں کے مخدوم پرکاری نے باقی کیفیت لکھنے کا وعدہ کیا ہے جب وہ لکھیگا تو باقی کارروائی حسب موقع ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج کیجائیگی۔

ساتن گزٹ

مُفت راچہ گفت

نہایت فیاضی سے ہمارے مکرم دوست اور احمدی بھائی ایس ایم یوسف صاحب (جن کی ہمدردی سے بھری چٹھیاں البدر میں شایع ہو چکی ہیں) انبالہ چھاونی بازار توپ خانہ نے یکصد جلد پیام شہادت خرید فرما کر مُفت تقسیم کیلئے راقم کے پاس امانت رکھی ہے جو احمدی احباب مفت خرید نا چاہیں۔ ٹکٹ ارسال فرما کر راقم سے طلب کریں اور وصول ہونے پر شکریہ کا کارڈ بخدمت شیخ صاحب موصوف روانہ کردیں مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ والسلام

الراقم خاکسار محمد نواب خان ثاقب مرزاخانی مالیر کوٹلہ

کارڈ

اس نمبر کے ہمراہ ایک کارڈ ارسال بخدمت ہے صفائی معاملہ کے لئے پیش خدمت کیا گیا ہے کہ حسب الارشاد مندرجہ چٹھی شمسیہ ضمیمہ اخبار ہذا تجاویز مندرجہ کو مطالعہ فرما کر آپ اپنی رائے مبارک سے کارخانہ کو اطلاع دیویں

غیر احمدی کے پیچھے نماز

اس مسئلہ پر ایک مضمون گذشتہ نمبروں میں شائع ہوا ہے جس پر بعض قوی الایمان مخلصین اور غیور احمدی اصحاب کو از سر نو مسئلہ نماز کی تحقیق کی ضرورت پیش آئی ہے ہمیں شک نہیں کہ بعض کمزور طبائع غلط فہمی سے اس ذریعہ سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی طرف رجوع کر سکتی ہیں لیکن خدا علیم بذات الصدور ہے یاد رہے کہ ہمارا دامن اس گناہ سے بفضل الٰہی پاک ہے کہ اپنے آقا و امام حضرت خلیفۃ اللہ فی الارض حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام پر ہم کا افترا باندھیں اور کوئی ایسی کلام ضبط میں لاویں جس کی اصل حضور علیہ السلام کی تقریرین کچھ بھی نہ ہو۔ اور ہم خدا سے بھی اس ناشایستہ حرکت کی امید رکھتے ہیں

بیرونجات کے احباب کے خطوط آنے پر یہ مسئلہ دوبارہ حضرۃ مولوی عبدالکریم صاحب علیہ الرحمۃ نے مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیا حضرۃ اقدس نے فرمایا۔ کہ میرا مذہب تو یہی ہے کہ کسی غیر کے پیچھے نماز نہ پڑھی جاوے حج میں بھی آدمی یہ التزام کر سکتا ہے۔ کہ اپنے مکانہ قیام پر نماز پڑھ لیوے اور کسی کے پیچھے نہ پڑھے بعض ایسے دین سالہا سال مکہ میں رہے لیکن وہاں کے لوگوں کی حالت تقویٰ سے گری ہوئی تھی۔ اس لئے کسی کے پیچھے نماز پڑھنا گوارا نہ کیا اور گھر میں تنہا پڑھتے رہے۔ یہ چار مصلے جو اب ہیں پہلے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت ہرگز نہ تھے۔ اس وقت ایک ہی تھا۔ اور اب بھی جب تک چاروں کا ایک ہی مصلے نہ ہوگا تب وہاں توحید اور راستی ہرگز نہ پہنچیگی۔

پس آخر یہ کو واضح ہو۔ کہ نہ ہمارا پہلا مضمون افترا تھا اور نہ یہ افترا ہے۔

درخواست شادی

مستری میر صاحب احمدی عمر قریب ۴۴ سال مشاہرہ غالباً بیس روپیہ ماہوار ساکن موضع برنبور لودیاں ضلع جہلم حال مستری پل چناب وزیر آباد خانہ چند بروانہ خیک کی زوجہ اول فوت ہو گئی ہے۔ لیکن وہ اپنی برادری پر فرقہ احمدی کو مقدم لکھتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ جماعت میں رشتہ ہو۔ جو...

معلومات و عجائبات عالم

—— جاپانی سپاہی باریک کاغذ کی دیگچیاں بناتے ہیں پانی ابالتے وقت دیگچی کو پانی سے بھر کر اس کے اوپر پانی ڈالتے ہیں۔ اور آگ پر رکھ دیتے ہیں۔ دس منٹ کے عرصہ میں پانی کھولنے لگتا ہے۔ ایک دیگچی آٹھ دس مرتبہ کام دیتی ہے اور قیمت صرف ایک آنہ ہوتی ہے

—— دریائی نباتات جو کہ سمندر میں پیدا ہوتی ہے۔ جاپان اور چین میں تمام دنیا کے مقابل کثرت سے کھائی جاتی ہے

—— اگر پانی میں چند لیموں فاشین کر کے ڈالدئے جاویں اور آدھ گھنٹہ پڑے رہیں۔ تو ان سے غسل کرنے سے طبیعت کو تازگی اور فرحت اور جلد کو راحت ملتی ہے۔

—— ملک پیرو جنوبی امریکہ میں ایک پودہ پایا جاتا ہے۔ جس میں بھوک پیاس تھام دینے کے خواص ہیں۔ ۱۰۰ دانوں کو جوش دیکر عرق پینے سے ۸ گھنٹہ تک بھوک پیاس نہیں لگتی۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ معدے کے اعصاب کو بے حس کر دیتے ہیں لیکن غذائیت کا کام ہرگز نہیں دیتے۔

—— انگلستان میں تجربہ ہوا ہے۔ کہ گھوڑوں کے زخم پر مرچیں لگانے سے درد اور تکلیف نہیں ہوتا۔ بلکہ آرام ہوتا ہے اس سے زخم جلد بھر جاتا ہے۔

—— واشنگٹن کے ہسپتال سوسو میجر انفرمیشی میں ایک مریضہ آئی جسے غشی کی شکایت تھی اور منہ اور سوڑھے اس قدر متورم تھے کہ کھانا نہیں کھا سکتی تھی۔ تحقیقات سے معلوم ہوا۔ کہ وہ نیلے رنگ کے زہر سے بیمار ہوئی ہے۔ عورت نے کہا۔ کہ وہ نوشت و خواند کے وقت نیلے رنگ کی پنسل ...... کو تھوک سے تر کیا کرتی تھی

—— روغن لونگ سے کہا جاتا ہے۔ کہ مچھر دور ہو جاتے ہیں

—— ایک ڈاکٹر بیان کرتا ہے۔ کہ کوئلہ کی خاک جو ہوا میں ملکر سانس کے ذریعہ اندر جاتی ہے۔ وہ مرض دق کو مفید ہے چنانچہ تمام اہر سلیسیا میں جو لوگ اس مرض میں مبتلا آتے ہیں۔ وہ صرف چند روز کے قیام سے اس لئے وہاں تندرست ہوتے ہیں۔ کہ کوئلہ کی کانوں کی وجہ سے وہ خاک ہوا میں آلودہ ہو کر انکے اندر چلی جاتی ہے

—— اخبار ترقی ایک انگریزی اخبار کے حوالہ سے لکھتا ہے۔ کہ تالی یا قرنا بجانے سے انسان کا جسم سڈول اور خوبصورت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ پھیپھڑوں کو ورزش ہوتی ہے

—— چہرہ یا گردن پر جو سیاہ دھبے اور چھیاں دھوپ سے پڑ جاتے ہیں ان کا علاج ...... پذرو دین ہے۔ اس دوا کو کوچی سے ان پر لگایا جاتا ہے۔ اور علاج مکھن کا دودھ ہے۔ جس میں کپڑے کی گدی بھگو کر رات کو رکھنے اور پر باندھے۔ عرق گلاب اور لیموں سے بھی ایسا ہی فائدہ ہوتا ہے۔

—— بالوں کی بالیدگی کیلئے بہتر علاج ان کو ہر روز جھاڑنا اور دھوپ اور ہوا لگانا ہے۔

—— جو درخت ایک جگہ سے دوسری جگہ رات کے وقت کھود کر لگائے جاویں۔ تو کہا جاتا ہے۔ کہ وہ ان درختوں کی نسبت جو دن کو لگائے جاتے ہیں۔ زیادہ برقرار رہتے ہیں۔

—— ایک ڈاکٹر نے ایک قسم کے اجرام دریافت کئے ہیں جن کو پچکاری کے ذریعہ کوڑھیوں کے جسم میں داخل کرنے سے شفا ہو جاتی ہے۔ برہما میں اس ذریعہ سے ایک سو جذامیوں کو آرام ہوا ہے

—— ثقل سماعت اگر ہو۔ تو تمباکو نوشی سے پرہیز کرو۔ فرانس میں اس کا علاج اسی طرح تجربہ ہوا ہے

—— روغن کلنجی کے چند قطرے گھر میں چھڑکنے سے مکھیاں بھاگ جاتی ہیں۔

—— بھڑ کے ڈنک پر پیاز کا ملنا مجربات سے لکھا ہے۔ اگر تکلیف زیادہ ہو۔ تو پیاز کی پلٹس باندھی جاوے۔

—— رنگوں کا اثر اعصاب و عضلات پر بہت ہوتا ہے۔ نیلے رنگ کا اثر مسکن ہے۔ اس سے درد تھم جاتا ہے۔ آنکھوں میں درد والے کو نیلے

بند اس سے ظاہر ہے کہ سابقہ ارشاد کوئی خاص صورت رکھتا ہے اور خاص قسم کے آدمیوں کیلئے ہے۔

ضلع گوجرانوالہ اسپیر اپنی چابس

کشف الاسرار در ظہور کرشن اوتار۔

یعنی حضرت مسیح موعود کے دعوی کرشن اوتار کے دلایل و ثبوت میں ایک رسالہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی تصنیف فرما رہے ہیں۔ درخواستیں دفتر البدر میں آدیں۔